Vol III
No 3



24th November, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price · Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday the 24th November 1952

The Assembly met at Half past Two of the Clock

[Mr Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker Let us take up questions I shall take up the list containing questions received before 16 9 1952 Shri Venkateshwar Rao

(The Member was absent Therefore Questions Nos 63 (284) and 64 (285) were not answered)†

Mr. Speaker Next question Shri Viswanath Rao

Collection of Annuities

*65 (86) *Shri Vishwanath Rao* (Luxettipet General) Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether Government are aware of the practice of collecting annuities from cultivators (on the Nagaipatti) by Chowkidars of the Forest Department for allowing the cultivators to take their daily requirements from the forests ?

(b) If so what action is being taken in the matter ?

اکسایز کسٹمس اینڈ فارسٹ منسٹر (سری وینکٹ رنگا ریڈی)   علم ہے ۔
چوکیداران جنگلات ہر سال   کچھ وصول کرنے کے عادی ہیں   چوکیداران جنگلات
کو اس رسم کی جانب سے سخت احکام ہیں کہ سوائے اون رسوم کے جو وصول طلب ہیں کوئی
اور رقم وصول نہ کریں   اگر ان احکام کے خلاف وہ کام کرتے ہوں تو تحقیقات کر کے سزا
دی جاتی ہے

شری ایاسی راؤ گوالے (مدھی) کیسے معاملات میں تحقیقات کی گئی ہے ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی   جنگلات جیسے معاملات میں ہیں نہ تھا وہاں ہر جگہ سے
اسی سکا میں وصول ہوئی ہیں اور تحقیقات کرائی گئی ہیں

---

*63 (284) and *64(285) answers under the heading

† Unstarred Questions and Answers

شری جی راجہ رام (آر ر) کیا آ ل مبرہ اکرے ہیں کہ ہم کنداروں کی معراہ دیا ہے ؟

مسٹر اسپیکر یہ سوال پیدا نہیں ہوا ۔

سری لکشمن کو نڈا (آصف آباد عام) کیا اگر جی وصول کرے کا ایک واقعہ بھی ثابت نہیں ہوا ؟

سری وینکٹ رنگا ریڈی شکایات کے بعد ایسا ثابت ہوا ہے و سزا دی گئی ہے ۔
یں نے یہ نہیں کہا کہ ایک بھی ثابت نہیں ہوا ۔

Forest Lands for Refugees

*66 (119) *Shri Gopidi Ganga Reddy* (Nirmal General) Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

Whether and if so what extent of Forest land was allotted to the refugees prior to Police Action in Nirmal taluq ?

شری وینکٹ رنگا ریڈی نرمل تعلقہ میں مہاجرین کو بسانے کے لیے ماب سو ایکڑ اراضی ہ مس کی گئی ہی

شری اس ریڈی (مالکنہ) اب اوس آراضی کو صحہ ا میں مستعمل کیا گیا ہے یا کیا ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی پلس ایکس کے بعد مہاجرین واپس چلے گئے ۔ اوس حصہ اراضی کو جنگلات میں شریک کرلیا گیا

شری اس ریڈی اون اراضیات میں سے ہم اع واصعات کی و س بھی شامل ہی کیا ایسی آراضی کو حکومت محصورہ سے نکالکر تقسیم کرسکتی ہے ؟

سری وینکٹ رنگا ریڈی ممکن ہے معزز رکن کے مطا ع سے وہ ا امی سے ہ اع ہ دراصل • صحہ اسے محفوظ کہلاتی ہے ایسی اراضیات کو سرکار ہزاروں ر بیوں کا معاوضہ دیکر لے رہی ہے اور اسپر درخت لگائے جا رہے ہیں

شری ایم - بچیا (سر ور) - اس وقت ایسی اراضی سے گورنمنٹ کو کیا فائدہ ہے ؟

مسٹر اسپیکر - یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి

పోలీసు యాక్షను తరువాత శరణార్థులకు విడుదలచేసిన భూములమీద ఎవ్వైనా ఇప్పుడు దరఖాస్తు పెట్టిన భూములు ఉన్నాయా ?

شری وینکٹ رنگا ریڈی معلوم نہیں کہ معزز رکن کی نظر میں رضا کار کون ہیں ۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ یہ آراضی مہاجرین کے نام سے دیگئی تھی ۔ رضا کاروں کے نام سے کوئی اراضی نہیں دیگئی۔

شری گو پی ڈی گنگار لی مہاجرین کے نام سے جو اراضی محفوظ کی گئی تھی اسکے لیے ہر ایک کو درخواست دی ہے یا نہیں ؟

شری وینکٹ رنگار یڈی ۔ کوئی درخواست ابھی وصول نہیں ہوئی کہ اس طرح سابقہ دھی کرکے کہ مہاجرین کےلیے محفوظ کی ہوئی زمین انہیں دیجائے البتہ محکمے کے وعدہ میں یہ زمین دی جائے کے بارے میں کی جو بھی درخواستیں وصول ہوئی ہیں وہ منظور نہیں کی گئیں

شری داجی شنکر راؤ (عادل آباد) ایسے مواضعات جو خراج ہو چکے ہیں کیا انہیں گورنمنٹ نے حاصل کر لیا ہے ؟ اگر حاصل کرلیا ہے تو کیا انکا معاوضہ دیا گیا ؟

مسٹر اسپیکر ۔ یہ محکمہ کا سوال پیدا نہیں ہوا ۔

شری جی راجہ رام جب کہ گورنمنٹ مہاجرین کے لیے زمین مختص کرسکتی ہے تو کیا گورنمنٹ کی کیا یہ پالیسی ہے کہ انکو دوبارہ محفوظ میں شامل کیا جائے ؟

مسٹر اسپیکر ۔ یہ سوال پیدا نہیں ہوا ۔

Next Question, Shri J Rama Reddy

(The Member was absent)†

Mr Speaker Next Question Shri Chandrasekhara Patil

Kamgars

*69 (297) *Shri Chandrasekhara Patil* (Kamlapur) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) The number of 'Kamgars' and 'Fieldmen' in Gulbarga district ?

(*b*) Whether it is a fact that these Kamgars and Fieldmen are not employed at their centres but are made to work in the Deputy Director s Office and allied departments of the Agri cultural Department ?

The Minister for Agriculture and Supply (Dr Chenna Reddy)

(*a*) 16 Kamgars and 30 Fieldmen

(*b*) No

†*67 (125) and *68 (126) answers under the heading 'Unstarred Questions And Answers

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri L K Shroff

(The Member was absent Hence Questions Nos †*70 (191) *71 (192) and *72 (207) were not answered)|

Mr Speaker The next question Shri S Rudrappa

Taccavi Loans for Sinking Wells

*73 (164) *Shri S Rudrappa* (Chitapur) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Taccavi Loans for sinking wells have been stopped this year?

(b) If so, for what reasons ?

Dr Chenna Reddy

(a) Yes

(b) In view of financial stringency

Teccave Loans for Sinking Wells

*74 (164 B) *Shri S Rudrappa* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that in Gulbarga district Taccavi Loans are sanctioned to Patels Patwaris, Deshpandes and Deshmukhs ignoring the legitimate demands of needy cultivators ?

(b) Whether the Government have received any complaints in the matter ?

Dr Chenna Reddy

(a) No.

(b) No

Tacas

*75 (267) *Shri Ananth Reddy* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

What is the percentage given as commission to TACAS (Taluq Agricultural Co operative Association) for the foodstuffs they supply to consumers ?

†*70 (191), *71 (192) and *72 (207) answers under the heading "Unstarred Questions and Answers"

ڈاکٹر چنا ریڈی: سوال مبہم ہے (TACAs) سے کیا مطلب
اے سی ایس (Agricultural Associations) مراد لی گئی ہیں
(Food Grains) غلہ خریدی کرنے جہاں (TACAs) موجود ہیں اور
جن کو اناج کے لیے رکھوایا گیا ہیں وہاں اناج کی دکانات الاٹ (Allot)
کی گئی ہیں جس طرح کہ دیگر اناج کی دکانات کے لیے دو روپیہ کمیشن دیا جاتا ہے ویسی
طرح انکو بھی دیا جاتا ہے

شری جی راجہ رام: دو روپیہ فی پلہ جو کمیشن دیا جاتا ہے کیا اس میں اخراجات
حمل و نقل بھی شامل ہیں؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: حمل و نقل کے اخراجات اگر بہت زیادہ ہوں تو الگ دیے جاتے
ہیں ورنہ عام طور پر ان دو روپیوں میں ہی تمام اخراجات شامل ہوتے ہیں

شری جی راجہ رام: حمل و نقل کے اخراجات کے لیے زیادہ سے زیادہ کیا
پرسنٹیج (Percentage) مقرر کیا گیا ہے

ڈاکٹر چنا ریڈی: حالات کے لحاظ سے پرسنٹیج مقرر کیا جاتا ہے سات میل سے زیادہ
فاصلہ رہے تو دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں میں زیادہ سے زیادہ اناج تقسیم کرنے میں سہولت ہو

Tacas

*76 (267 A) *Shri Ananth Reddy* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Is it a fact that the increased price in wheat is being charged on old stock of wheat which is lying in TACAS?

(*b*) If so what are the grounds?

ڈاکٹر چنا ریڈی: پہلے جزو کا جواب ہے، ہاں

دوسرے جزو کے متعلق یہ ایک خاص وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کو گیہوں کی قیمت میں
یکسانیت (Uniformity) قائم رکھنی تھی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ
بیوپاریوں کو ناجائز فائدہ حاصل کرنے سے روکنا مقصود تھا اسی لیے گیہوں کی قیمت میں
اضافہ عمل میں لایا گیا

شری اننت ریڈی: گیہوں کی قیمتیں بڑھ جانے کے معنی یہ ہوئے کہ جوار کی
قیمتیں بھی بڑھ جائیں گی کیا اس کا بار ٹاکاز (Tacas) پر نہیں ڈالا گیا؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: جوار کی قیمت میں خدا کے فضل سے اضافہ کی نوبت نہیں آئی
اس لیے ٹاکاز (Tacas) پر بار کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

Purchase of Tractors

*77 (220) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that very recently the Director of Agriculture has independently placed an order with a foreign firm for the supply of 40 tractors without consulting his superior authorities ?

(*b*) If so how many tractors are imported and how many are on the way and how many are still awaiting despatch ?

ڈاکٹر چنا ریڈی اے جی

ی ہ سوال پیدا نہیں ہوتا

Residential Quarters

*78 (184) *Shri M S Rajalingam* (Warangal) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether there is any proposal to construct residential quarters for the staff of the Agriculture Farm at Himayat sagar ?

(*b*) If so, whether the Finance Department has approved of the same ?

ڈاکٹر چنا ریڈی اے اسٹاف کے رہنے کے لیے کوارٹرس بنانے کا پروپوزل (Proposal) اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے پاس تھا لیکن فینانس نے اسکی منظوری نہیں دی۔

Shri M S Rajalingam Is the Government aware that due to non availability of residential quarters many members of the staff have to come from long distances and as such, much work of the farm specially on the research side is suffering badly ?

The hon Minister for Labour, Rehabilitation Planning and Information (Shri V B Raju) This question does not arise

Purchase of Bus

*79 (185) *Shri M S Rajalingam* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that a Bus was purchased to carry the staff of the Himayatsagar Agriculture Farm from Hyderabad and Secunderabad to Himayatsagar ?

(*b*) If so what is the expenditure incurred in this regard, so far ?

ڈاکٹر چنا ریڈی - اسے ھن -
ی کا ہ اب ہ ہے کہ یکم اگست ۱۹۵۲ ع سے ہ میں چل رہی ہے اور ۳ اکتوبر
تک اسکے اخراجات (۲ ۳۹۰) روپیے ہوئے

Shri M S Rajalingam Is it a fact that this bus was lying idle for many days ?

ڈاکٹر چنا ریڈی ہاں صحیح ہے کچھ روز تک اسکی اڈی ٹھیک حالت میں
ہیں تھی اس لیے اسکی درستی میں دو ہفتے لگے

Shri M S Rajalingam Was it not a fact that in spite of the Bus being a new one such a situation had arisen ?

ڈاکٹر چنا ریڈی میں نہیں لکہ اڈی ھمکو جہاں مانا پڑا اس لیے وہ ہی میں بہنے
لگے ہیں

شری جی راجہ رام کیا یہ صحیح ہے کہ اس بس کو ایگریکلچرل ڈپارٹمنٹ
دوسرے کاموں کے لیے بھی استعمال کرتا ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - جب جہاں کام نہیں ہوتا و ایگریکلچرل ڈپارٹمنٹ اپنے ڈسکریشن
(Discretion) استعمال کرتے ہوئے دوسرے کاموں کے لیے بھی استعمال کرتا ہے

Oil Engines

*80 (144) *Shri G Hanumanth Rao* (Mulug) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Oil Engines supplied on Taccavi are idle due to the increased rate of Fuel Oils ?

(*b*) The reasons for the frequent fluctuations in the prices of fuel and lubricating oils ?

ڈاکٹر چنا ریڈی - اسے - نہیں -

ی - فیول آئیل (Fuel Oil) کی قیمت میں مارچ سنہ ۱۹۵۲ع سے فی گیالن
۳ آنے کا اضافہ ہوا ہے - لیوبریکٹنگ آئیل (Lubricating Oil) میں اس
قدر زیادہ اضافہ نہیں ہوا ہے - فیول آئیل اور لیوبریکٹنگ آئیل کی قیمتیں باہر کے ممالک
کے حالات پر منحصر ہوتی ہیں -

شری بی ڈی دیشمکھ (بھوکردن - عام) کیا یہ صحیح ہے کہ سنہ ۲۹ سے ۱۹۵۲ع
تک فی گیالن دس آنے کا اضافہ ہوا ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی : میں مکرّر یاد دلاتا ہوں اور حساب کی بات رفیق محترم چھوڑتا ہوں

سنہ ۵۰-۱۹۴۹ء میں ڈیزل آئیل ایک روپیہ دو آنے چھ پائی
۵۲-۱۹۵۱ء میں ایک روپیہ چھ آنے تین پائی
۵۳-۱۹۵۲ء میں ایک روپیہ تین آنے چھ پائی

لوبریکیٹنگ آئیل میں جو اضافہ ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے

۱۹۵۰ء میں پانچ روپیہ ۸ آنے ۹ پائی
۱۹۵۱-۵۲ء میں پانچ روپیہ ۲ آنے
۱۹۵۲-۵۳ء میں ۶ روپیہ ۴ آنے

پٹرول کی قیمتوں کے بارے میں میں عرض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا

شری بی ڈی دیشمکھ : کیا یہ صحیح ہے کہ سال ۵۱ء میں بعض اوقات تو دیکھی ہے انکی آئیل نہ ملنے کی وجہ سے انجن بیکار پڑے ہوئے ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی : میں نہیں سمجھتا کہ اس کا جواب دینا ضروری ہے بہر حال اسکی اطلاع مجھے نہیں ملی

شری بی راجہ رام : کیا کسی خاص ایجنٹ کو ہی آئیل سپلائی کرنے کی اجارہ داری (Monopoly) دیگئی ہے یا مختلف لوگوں کو ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی : نہیں مختلف آئیل کمپنیز ہیں اور انکے مختلف ایجنٹس ہوئے ہیں

شری بی ہنمنت راؤ : آئیل کے ڈپوز کہاں پڑے ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی : ایسنشل حالات ایسے ہیں جن پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے دوست کو کنٹرول ہے اور نہ مجھے

شری بی راجہ رام : جو کا جو آئیل سپلائی کرتا ہے وہ اداروں کو دو سے کمی سے دیتا ہے کیا یہ صحیح ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی : ممکن ہے اگر ایسا ہے تو میرے دوست کے کہنے سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ ہوگا

Pilot Development Schemes

*81 (145) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that oil engines supplied by H A C A in connection with the Pilot Development Scheme are not in working condition and that some have been re turned ?

(b) Whether it is a fact that some officials of the Agriculture Department are encouraging the H A C A?

ڈاکٹر حنا ر یڈی نہیں سب کے سب اطمینان سے کام کر رہے ہیں لیکن ایک کلسکٹر نے ایک اپیل میں کو سبھی پیش نہیں پا سلے اس نے اسکو واپس کیا ورو واپس لیا گیا

۲ کوآپریٹو رکنا ہر سسٹم ہو کر کلید سٹ کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں ورکر میں جاکا بھی شامل ہے انکو پالیسی کے طور پر کر نیچ (Encourage) کیا گیا

سری جی ہنمنت راؤ کیا یہ اپیل واپس نہیں ہوئے ؟

ڈاکٹر حنا ر یڈی میں نے عرض کیا کہ ایک اپیل ہمارے سامنے لایا گیا تھا جسکو واپس دلانے کا دور انتظام کیا گیا

Supply of Seeds

*82 (146) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

Whether the seeds of Jawar and Makka supplied by the Agricultural Department are brought from the Levy or from the Local market?

ڈاکٹر حنا ر یڈی نہیں

شری جی ہنمنت راؤ میں نے خود ایک دفعہ جوار کی سپلائنگ کے لیے جوار خریدی تھی تو ڈپارٹمنٹ نے بازار سے لاکر سپلائی کیا تھا میں نے جب ڈپارٹمنٹ سے پوچھا تو جواب ملا کہ ہمیں وقت لیوی سے اور بعض وقت بازار سے خرید کر سپلائی کیا جاتا ہے۔ سوال پوچھنے کی غرض یہ تھی کہ سپلائنگ جو ہوئی وہ نہیں ہے اب بھی

Mr Speaker The hon Member can only ask for information He can neither argue the matter nor can he make any recommendations

Grow More Food Scheme

*83 (147) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) The total amount spent under the Grow More Food' Scheme for propaganda establishment and Travelling Allowances of the Propaganda Officers?

(b) Whether it is a fact that the Gorw More Food" Propaganda is done more in the City than in the District?

ڈاکٹر چنا ریڈی سنہ ۱۹۵۲ء میں ونگ اسٹابلشمنٹ (Establishment)
اور ٹی اے (T.A) پر جو رقم خرچ ہوئی وہ جملہ ۹۸۸ ۹ روپئے ہے جس کی
تفصیلات حسب ذیل ہیں

ڈیمانسٹریشن (Demonstrations) شوز (Shows) اور ونگ ۹۳۲ ۸۳ روپئے

اسٹابلشمنٹ	۳۲ ۲۹۶
ٹی اے	۳ ۷۰

Mr Speaker What about the answer to part (*b*) of the Question?

Dr Chenna Reddy Answer to that part is No

سری لکشمن کو نڈا شہر میں گرو مور فوڈ (Grow More Food) کی نعمان
بہت نظر آتی ہیں اسکا کیا مطلب ہے

ڈاکٹر چنا ریڈی یہ کہ عوام کو حالات سے واقف کرایا ہے اور یہ مسئلہ عوام
کی نظر میں رہے اس لحاظ سے یہاں بھی یہ انتظام کیا گیا ہے لیکن یہ بہت کم مقدار میں
ہے

شری ایس ریڈی کیا وجہ ہے کہ گرو مور فوڈ کی جو تختیاں حیدرآباد سٹی میں
نظر آتی ہیں ایسی گاؤں میں نظر نہیں آتیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی نہیں، ایسا نہیں ہے گاؤں میں بھی کام کیا جارہا ہے جب
بجٹ میں اضافہ ہوگا اسوقت گاؤں میں بھی زیادہ تختیاں نظر آسکیں گی

سری کے ایل نرسمہوا راؤ (بلدو عام) اب تک جو کچھ خرچہ ہوا ہے کیا
وہ سٹی میں ہی ہوا ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی دیہاتوں میں بہت کچھ کام کیا جارہا ہے جسکی تفصیلات میں نے
دوسرے موقع پر ہاوس کے سامنے عرض کی ہیں

سری رنگ راؤ دیسمکھ (گنگا کھیڑ) گرو مور فوڈ کی رقم میں سے کیا کاشتکاروں
کو بھی کچھ رقم دی جاتی ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی یہ سب کاشتکاروں کیلئے ہی ہے

سری گرو ا ریڈی (سدی سپٹ) پبلسٹی ونگ کیلئے اصلاع میں کیا خرچہ ہوا ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی سردست میں صحیح فیگرس نہیں بتلاسکتا لیکن اتنا کہونگا کہ
۹۰ فیصد خرچہ اضلاع کیلئے ہوا ہے

سری لکشمن کو نڈا کیا یہ صحیح ہے کہ سٹی میں جو خرچہ ہوا ہے وہ بہت پہلے
کا ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: جی ہاں

شری جی۔ راجہ رام: دیہاتوں میں گرو مور فوڈ کے پروپگنڈا کا کیا طریقہ ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: مختلف طریقے ہیں۔ لوگوں سے کانٹاکٹ (Contact) کرنا، لیفلیٹس (Leaflets) اور سلائیڈس (Slides) کے ذریعہ پروپگنڈ اور اگریکلچرل ڈیمانسٹریشن کرنا۔ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ کے عہدہ دار اور عملے کے ذریعہ ممبرس بھی کسانوں کو معلومات پہنچاتے ہیں۔

شری جی۔ ہنمنت راؤ: اس سے کیا فائدہ ہوا ہے ؟

مسٹر اسپیکر: ایسے آنریبل ممبر خود جانتے ہیں۔

Taccavi Loans for Oil Engines

*84 (148) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Collectors are not authorised to sanction Taccavi Loans for oil engines although the amount is collected by the Revenue Department ?

(*b*) If so for what reasons ?

ڈاکٹر چنا ریڈی: ایسے نہیں۔
یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

شری جی۔ ہنمنت راؤ: میرا خیال یہ تھا کہ تقاوی ڈائرکٹر آف اگریکلچر ڈپارٹمنٹ دیتے ہیں۔ ریونیو ڈپارٹمنٹ اسکی منظوری کیوں نہیں دیتا ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: اسکا پروسیجر یہ ہے کہ اگریکلچر اور ریونیو ڈپارٹمنٹ دونوں ملکر تقاوی دیتے ہیں۔ میں ہاؤس کے انفارمیشن کیلئے مختصر طور پر یہ عرض کرتا ہوں کہ ریونیو ڈپارٹمنٹ سے درخواست گزار کی مالی استطاعت اور زمین وغیرہ کے بارے میں معلوم کیا جاتا ہے اور اگریکلچر ڈپارٹمنٹ یہ دیکھتا ہے کہ اسکی زمین کیسی ہے اور باولی وغیرہ ہے یا نہیں اور یہ غور کرتا ہے کہ وہ کوئی یوزفل (Useful) کام کرسکتا ہے یا نہیں۔ ان تمام چیزوں پر غور کرنے کے بعد ہی منظوری دیجاتی ہے۔

شری ایس۔ ریڈی: تقاوی دینے پر جو پابندیاں ہیں انہیں کیوں نہیں اٹھالیا جاتا ؟

Mr Speaker It is a matter of opinion

شری عبد الرحمن (ملک پیٹ): درخواست دینے کے کتنے مہینوں کے بعد منظوری دیجاتی ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ چند دنوں میں منظوری دیجاتی ہے البتہ بعض کیسیں جو دو
تین سال سے پڑے ہوئے ہیں منظوری نہیں دی گئی ہے کیونکہ گنجائش بہت کم ہے ۔

*85 (149) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

The total amount given on Taccavi for oil engines since Police Action ?

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ تقاوی آئل انجن کیلئے ۶۲ ۸۷ ۲ ۰ روپے دی گئی

Mr Speaker Let us proceed to the next question

Rationing Department

*86 (190 A) *Syed Hasan* (Hyderabad City) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

The total number of gazetted and non gazetted employees in the Rationing Department ?

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ اسوقت راشننگ ڈپارٹمنٹ میں ۶۹۶ ملازمین ہیں جن میں سے
۶ گزیٹڈ آفیسرس ہیں اور باقی تمام نان گزیٹڈ ہیں

سری سید حسن ۔ کیا ان میں سے اکثر دوسرے ڈپارٹمنٹس سے لیے گیے ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ کثر تو نہیں البتہ چند دوسرے ڈپارٹمنٹس سے لیے گیے ہیں

سری سید حسن ۔ ڈی کنٹرول (Decontrol) کے بعد حکومت انکے لیے کیا
سہولتیں دے گی ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ دوسرے ڈپارٹمنٹس سے جو لوگ لے ہیں انہیں وہاں واپس
کیا جائیگا اور جیسے جیسے حالات اور وقت کا تقاضہ ہوگا ویسے عمل کیا جائیگا کیونکہ
دوسرے ڈپارٹمنٹس جہاں ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) ہورہا ہے وہاں
کے ملازمین کیلئے گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انہیں دوسرے ڈپارٹمنٹس میں ابزارب
(Absorb) کیا جائے

سری بھگونت راؤ گاڑے ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جب تک ان ملازمین کو جذب نہ
کیا جائے دوسرے ملازمین کا تقرر نہیں کیا جائیگا ؟ کیا ایسی کوئی گشتی جاری
کیگئی ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ ہاں ۔ جاری کیگئی ہے

Grow More Food Scheme

*87 (150) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) The target figures of individual items of the Grow More Food Schemes for the years 1950 to 1951 and 1951 to 1952 ?

(b) The results achieved under each of the said items ?

ڈاکٹر چنا ریڈی اسکا سٹیٹمنٹ میں نے هاوس کے میز پر رکھدیا هے آنریبل ممبرس
اسکو ملاحظه فرمائیں

[Statement

STATEMENT

Showing the work done under Grow More Food Schemes during 1950 51 and 1951 52

Sl. No	Item of work	1950 1951 Target	Work done	Estimated extra productions	1951 1952 Target	Work done	Estimated extra production in tons in 1951 52 (cumulative)	Estimated Total extra production in 4 years (columns 5 & 8) (tons)
1	2	3	4	5	6	7	8	9
	A Works Schemes							
1	Construction of new wells	1 035	781	1 948	1 035	90[illegible]	4 748	6 436
2	Repairs to old wells	500	43	138		392	1 378	1 516
3	Supply of Oil Engines	690	683	1 986	825	842	4,742	6 728
4	Supply of Rahats	100	41	64	100	87	163	227
5	Supply of Tractors	12	5	165	18	22	891	1 056
6	Tractor Ploughing (Acres)	15 000	13 551	1 401	30 000	21 057	3 807	5 298
	Total			5 792			1[illegible] 459	21 [illegible]7
	B Supply Schemes							
7	Rice Seed Distribution (Maunds)	1[illegible] 850	25 075	1 655	2 50 000	1 24 065	8 714	10 359
8	Wheat Seed Distribution (Maunds)	2 000	2 192	66	10 000	6 426	198	2[illegible]9
9	Jowar Seed Distribution (Maunds)	13 125	2 820	507	14 140	11 341	[illegible] 041	[illegible] [illegible]48
10	Green Manure Seed Distribution (Maunds)	120	49	532	660	218	2 132	2 664

11	Groundnut Cake (Tons)	50 000	25 611	12 80[illegible]		7 806	3 904	16 709
12	Paddy Fertiliser (Tons)	8 675	4 694	7 838	26 000	8 393	14 8[illegible]1	2[illegible] 689
13	Compost (Tons)	30 000	20 8[illegible]	656	50 000	74 288	386	1 042
14	Other Fertilisers (Tons)		672	1 122		1 058	1 707	2 880
	Total			[illegible] 181			33 988	[illegible]9 169
	PLANT PROTECTION							
15	Sulphur Distribution (Lbs)	36 600	19 986	6 995	64 300	42 492	14 872	[illegible]1 867
16	Paddy Hapa (Acres)	5 000	5,029	302	50 000	16 476	989	1 291
	Total			7 297			15 861	23 158
	Grand Total			38 270			6[illegible] 808	1 08 [illegible]74

*88 (151) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) The total amount spent by the Government on the Grow More Food Schemes in the years 1950 to 1951 and 1951 to 1952 respectively ?

(*b*) The value of increased food production resulting from such schemes ?

ڈاکٹر حبار ملّی ے ۹۰ ۹۰ ع میں) ۲ ۷ ۳ ۹ ۲) روپے
۵۱ ۹۵۲ ع (۱۹۵۲ ۳ ۰ ۷۸۰ ۵۶) روپے

ی اس قسم کے کام سے غذائی پید وار میں جو اضافہ ہوا اسکی مقدار ہے ۳ ۷ ۵ ۳
ن ہے جسکی قیمت کا تخمینہ ۲۸ لاکھ رو ۸ کیا گیا ہے اسا غلہ زیاد پیدا ہو

شری جی راجہ رام ہر ضلع میں جو رقم وں سم سو (वन महोत्सव) کے سلسلہ
میں خرچ کی گئی ہے

Mr Speaker It is a question regarding Grow More Food

شری جی راجہ رام اس میں یہ بھی خبر ن آجاتی ہیں

ڈاکٹر حبار ملّی میں نے اس سے پہلے کے سوال کے جواب میں ایک اسٹیٹمنٹ ٹیبل
پر رکھدیا ہے

شری جی ہنمنت راؤ کیا اسکی کاپی دیجائیگی ؟

ڈاکٹر حبار ملّی اسٹیٹمنٹ ٹیبل کیا گیا ہے آنریبل ممبر اسکو پڑھ لیں

Rationing Department

*89 (255) *Shri J B Mutyal Rao* (Secunderabad Reserved) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) What would become of the Rationing Department if foodgrains are decontrolled ?

(*b*) Whether the Government have any scheme for absorbing the personnel of the Rationing Department in case the Department is abolished ?

(*c*) If so whether the services of these personnel would be taken into account for purposes of seniority and promotion ?

ڈاکٹر حبار ملّی اے راشننگ ڈپارٹمنٹ جبتک اسکی ضرورت باقی رہیگی
برخاست کیا جائیگا اور ڈپارٹمنٹ کے ملازمین کو ابزارب کرنے کا مسئلہ جیسا کہ
میں نے دوسرے کوسچن کے سلسلہ میں عرض کیا حکومت کے پیش نظر ہے ۔

ی گورنمنٹ ڈرمن کی سار کے ساتھ بھی گورنمنٹ کے دوسرے مستقل ملازمین کی طرح
عمل ہوگا ملا اسکیلس دئے (Scales of pay) گریجوٹی (Gratuity)
اور مختلف قسم کی رخصت وغیرہ ان کو بھی دی جاسکیں گی کمہ رخصت ہوئے رخصت کالے
جاسکے تو انہیں دو مہینے کی تنخواہ دی جاسکی

سری جے بی مسال راؤ ... رری قسم

ڈاکٹر جنار ریڈی میں نے بھی خوب جم نہیں کیا اوس وقت کے حالات پر
بھی انحصار ہوگا

سری جے بی مسال راؤ کیا یہ عہدیداری ملازمین ہیں ؟

ڈاکٹر جنار ریڈی میں نے عرض کیا ہے کہ یہ پرمننٹ سروس کی تعریف میں آتے ہیں

Agricultural Farms

*90 (269) *Shri Chandrashekhar Patil* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state The number of Agricultural Farms in Gulbarga District under the Agriculture Department and where they are situated and the amount spent on each farm ?

ڈاکٹر جنار ریڈی ضلع گلبرگہ میں اس وقت کوئی اگریکلچرل فارم
(Agricultural Farm) نہیں ہے

سری چندر شیکھر پٹیل اس ضلع میں اب تک فارم کیوں نہیں قائم کیا گیا ؟

ڈاکٹر جنار ریڈی اسکی کوئی خاص وجہ نہیں بعض جگہ موجود ہے اور بعض جگہ
قائم ہونے والا ہے

سری چندر سیکھر پٹیل کیا اس ضلع میں پہلے تھا ؟

ڈاکٹر جنار ریڈی وہاں ایک چھوٹا سا فارم (Farm) تھا
جیسا کہ آنریبل ممبر کو علم ہوگا اگریکلچر ڈپارٹمنٹ اس کو ڈیولپ (Develop)
کرنے بڑھانے اور دوسری جگہ منتقل کرنے کی کوشش کر رہا ہے

Hyderabad Co operative Commercial Corporation

*91 (264) *Shri G Sreeramulu* (Manthani) Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(*a*) Whether the Government are aware of the fact that the Hyderabad Commercial Corporation owes nearly Rs 20 000 to the Taluq Agricultural Co operative Association of Manthani and that this amount has been pending payment for the last five years ?

(b) The said T A C A has as a result been running on deficit economy ?

(c) What action do the Government propose to take to help the said T A C A to recover the amount ?

ڈورل ر نکسٹر کسں منسٹر (سری دوی سنگھ چوہان) سبھی متعلقہ گورنمنٹ
کوآپریٹو سوسائٹی اس کے ۲ هزار روپیه حیدرآباد کمرشل کارپوریشن سے لینے هیں
و ڈیپسٹ میں کام کر رہا ہے س نا کے کا مطالبه هے ۸ ده روپیه کمرشیل کارپوریشن
سے وصول کرنے هیں اس کے لیے کوآپریٹو ٹرانسپورٹ ورکرز ٹرانسپورٹ سوسائٹی کے
یک نکٹ ری مدهی کا ایک ریفرین بورڈ (Arbitration Board) بنایا گیا هے
جو اس معامله کا تصفیه کرے گا

شری جی سری راملو یه کیس ۵ سال سے چل رها هے اس کا تصفیه کسی
مدت میں هوگا ؟

سری دیوی سنگھ چوهان نه صرف سبھی بلکه دوسری جگهوں کے کیس بھی
آربٹریشن بورڈ کے سامنے هیں جماعت جند مقدمات کا تصفیه هوچکا هے اس کا بھی جلد
تصفیه هو جائیگا

شری جی سری راملو اس مدت میں جو نقصان ٹاکا (T A C A) کو هوا
هے اسکی تلافی کے طور پر کیا سود ادا کیا جائیگا ؟

مسٹر اسپیکر یه سوال غیر متعلق هے

سری دیوی سنگھ چوهان کمرشیل کارپوریشن کے ڈیوز (Dues) بھی ٹاکا
(T A C A) کی طرف هیں جس طرح دیگر بزنس فرمس (Business Firms) میں
میں کا وبار هوتا هے اوسی طرح سے اس کا بھی تصفیه هوگا

سری جی سری راملو چونکه ۵ سال کی طویل مدت هوگئی هے اور وهاں کے
لوگ کوآپریشن کی جانب ناں کوآپریشن کر رهے هیں اس لیے آربٹریشن سسٹم پر توجه
فرمائیں تو مناسب هے

سری دیوی سنگھ چوهان آربٹریشن سسٹم کی توجه کا سوال نهیں هے آربٹریشن
بورڈ اس کا تصفیه کریگا

شری جی راجه رام کمرشیل کارپوریشن نے سبھی کے ٹاکا (T A C A)
سے ۲ هزار کی جو رقم لی هے وه لون (Loan) کی شکل میں لگی هے یا ڈپازٹ
کی شکل میں ؟

سری دیوی سنگھ چوهان ایجنسی کے طور پر ٹاکا (T A C A) کام کر رها
هے سکریو هو یا اناج ان کے کاروبار کی حسب لین دین کی هوئی هے

سری بھگونت راؤ نارجے حیدرآباد کمرشیل کا نو سس کے مطالبات و کی
سای دیا د بان کیا گو نمنٹ نے ہے ہ ء س لے لی ھیں

سری دوی سنگھ چوھان اس سوال کے ہے بک نومس کی ضرورت ہے

Agricultural Marketing Fund

*92 (206) *Shri L K Shroff* † Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(a) What is the amount of Agricultural Marketing Fund collected so far in each district ?

(b) How was the fund collected and how will it be utilised ?

ڈاکٹر حیا ریڈی ب تک (۳۸ ۸۰ ۹۳ ۲۹) روپیے وصول لیے گیے ھیں ونکہ
رقم کسمس کے کون در وصول کی ای ھے س لیے صع و ری مکرس د ممکن ہیں ہے
یہ رقم مجدمد کمورسل کموڈ مر (Exportable Commodities)
رسر حاح کے مختلف رسن کا کر وصول کی گی ھے یہ رقم کو رسو (Co operative
او مارکسک (Marketing) وعیر ہ سی ملف سہ سماوں ( )
کو وض دیے میں صرف کی حاتی ھے

Agricultural Co operative Sales Society

*93 (208) *Shri L K Shroff* † Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(a) The value of shares held by Government in the Agricultural Co operative Sales Society of Raichur ?

(b) What was its net income during the past ten years ?

(c) The amount of dividends distributed to the share holders and to the managing director during the said period ?

سری دوی سنگھ چوھان رائچور کے کوآپریٹو سلس سوسائٹی میں گورنمنٹ
کے کوئی سیرس (Shares) نہیں ھیں گذشتہ ء ے سال میں اس کو جو
پراف (Profit) ہوا ھے اور کوآپریٹو سوسائٹی کی جنرل باڈی
(General Body) نے س کو تقسیم کرنے کی جو منظوری دی ھے وہ حسب
ذیل ھے ۔

سنہ ۰ ۳ ف کوئی منافع ڈکلر (Declare) نہیں ہوا ۔

سنہ ۱ ۰ ۳ ۱ ف

†In the absence of Shri L K Shroff the question was put by Shri Kamtikar Murlidhar Rao Srinivas Rao (Bhalki)

سنہ ۳۵۲ ف	۵ فی صد
سنہ ۳۵۳ ف	۶ فی صد
سنہ ۳۵۴ ف	۴ فی صد
سنہ ۳۵۵ ف	۶ ۳/۴ فی صد
سنہ ۳۵۶ ف	۵ فی صد
سنہ ۳۵۷ ف	۵ فی صد
سنہ ۳۵۸ ف (۱۹۴۹ ع)	۶ فی صد
سنہ ۱۹۵ ع	ابھی اس کا تصفیہ نہیں ہوا ہے

شری جے بی متیال راؤ میری یہ درخواست ہے کہ کونسلس کے ممبروں ایک دن پہلے اترسل نمبروں کو مل جائیں تو مناسب ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر جہاں تک مجھے معلوم ہے کونسلس معزز ارکان کے پتہ پر روانہ کردیے جاتے ہیں بعض وقت یہ ہوتا ہے کہ یہ تار نہ ہونے کی وجہ سے کونسلس نہیں ملتے تک دن پہلے دینے کے رہے ہیں ر ل نمبرے جو منشا رکھتے ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا کل کے سوالات آج شام تک معزز ارکان کو ملجائیں ؟

شری جے بی متیال راؤ میرا منشا یہ تھا کہ ایک دن پہلے یہ کونسلس لیٹر ہول (Pigeon hole) میں رکھ دیے جائیں

مسٹر اسپیکر کیا ہاؤس کی بیٹھک ختم ہونے سے پہلے رکھدیے جائیں ؟

شری جے بی متیال راؤ جی ہاں

مسٹر اسپیکر اس کا انتظام کردیا جائیگا ۔ اب میں سوالات کی دوسری فہرست لیتا ہوں

(Questions received after 16 9 1952)

Closure of Toddy Shops on Saturdays

*11 (690) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the toddy and wine shops situated in industrial areas have been ordered to be closed on the pay days i e (Saturdays) and that they should not be sold within a radius of five miles from the industrial localities?

(*b*) If so which are the areas in which order has been brought into force ?

(*c*) Whether the Government are aware of the fact that the aforesaid orders are not carried out effectively ?

شری رنگا ریڈی ایک کمیٹی جو بہ صدارت رکن مجلس مال صیغہ آبکاری منعقد ہوئی تھی اوس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ ایسی دوکانات سیندھی و شراب جو معدن مکمل یا کارخانے پراجکٹ کے نواح میں واقع ہوں اور جہاں پر ہزار ہا مزدور کام کر رہے ہیں ہفتہ یا یکشنبہ کو جیسا بھی لیبر کمشنر مناسب سمجھیں بند رکھی جائیں یا نہیں اس خصوص میں صرف اس حد تک طے کیا گیا کہ کتہ گوڑم ورنگل اور ملس ضلع نڑھس دموزہ پر حکمت میں تنخواہ کے دن یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ دوکانات سیندھی و شراب بند رکھی جائیں اور صنعتی رقبہ جات اور معدن کے ۵ میل قطر کے باہر ان کو منتقل کیا جائے اور معدن کتہ گوڑم کے دوکانات بھی ۵ میل قطر کے باہر منتقل کیے جائیں یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے سررشتہ کی یہ رائے ہے کہ ایسی کارروائی سے سررشتہ کی آمدنی متاثر ہوگی علاوہ اس کے کتہ گوڑم جنگہ کسید و روحت شراب کے لیے مشہور ہے اس وجہ سے سردست ان دوکانات کی منتقلی کو مناسب نہیں سمجھا گیا

جزو (۲) کا جواب جزو ( ) میں آچکا ہے جزو (۳) کا جواب یہ ہے عدم تعمیل کی شکایت وصول نہیں ہوئی

شری لکشمن کو نڈا نلگنڈہ ایک بہت بڑا علاقہ ہے وہاں ایسے احکام کیوں نافذ نہیں کیے گئے ؟

شری رنگا ریڈی اسکے متعلق ابھی کوئی مسئلہ گورنمنٹ کے سامنے پیش نہیں ہوا۔

شری لکشمن کو نڈا کیا نلگنڈہ کی پبلک کی جانب سے کوئی درخواست رینل منسٹر کے پاس آئی ہے کہ دوکانات سیندھی و شراب بند رکھی جائیں ؟

شری رنگا ریڈی میرا جہاں تک خیال ہے ایسی کوئی درخواست وصول نہیں ہوئی البتہ چند روز پہلے چند لوگوں نے میرے پاس آکر خواہش کی کہ وہاں بھی ایک روز کیلئے ایسی دوکانات بند رکھی جائیں۔ میں نے انہیں یہ جواب دیا کہ حکومت کے پاس تحریک کریں تو اس پر غور کیا جاسکتا

شری ام بھما۔ کیا کاغذ نگر کا رقبہ اس میں شامل ہے ؟

شری رنگا ریڈی۔ صرف دو مقامات پر ایسا عمل کیا گیا ہے دوسرا کوئی ایسا مقام نہیں ہے۔

شری س سری راملو۔ کیا ایک دن بند رکھنے سے مزدوروں کی تنخواہ بچ سکتی ہے ؟

مسٹر اسپیکر پالیسی تو آرینل منسٹر نے ڈکلیر نہیں کی یہ میٹر آف اوپینین ہے (Matter of opinion)

سری کسمن کو ندا مر سول نہ تھا کہ جد مخصوص معاملات پر بند رکھا
گورنمنٹ کو طور ہے یا عام طور ر سا عمل کیا جا سکا س بارے میں گورنمنٹ کی
کیا پالیسی ہے ؟

مسٹر اسپیکر گورنمنٹ کی پالیسی صاف ہے و نیل نمبر بھی دے دیے ہیں

سری ام تھا کیا کاعد تک کی عاما کی طرف سے کوئی میمو رنڈم آ مل منسٹر کے
پس پیش ہو ہے ؟

سری رنگار یدی مجھے کسی میمو رنڈم کے پس ہونیکا مال یں ہے

Procurement of Grains

*12 (689) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the procurement of grains is still continuing even after their decontrol?

(*b*) If so on what basis?

ڈاکٹر چنا ریڈی سے میں
پی یہ سوال بند نہیں ہوتا

Shri G Raja Ram Does Government intend to procure paddy this year also?

Dr Chenna Reddy Of course

Shri G Raja Ram On what basis?

Dr Chenna Reddy On the usual basis which we adopted last year

Shri G Raja Ram Is it a fact that there was no uniform basis last year?

Dr Chenna Reddy I refer to the basis based on land revenue This year the Government have decided to exempt small cultivators being covered by the first lapse

Shri G Raja Ram What is the rate for the first lapse?

Dr Chenna Reddy It differs from district to district roughly one acre cultivation The basis is on the land revenue and not on the acreage

Co operative Credit Society

*18 (680) *Shri M S Rajalingam* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

The amount of loan advanced by the Government to the Gazetted Officers Co operative Credit Society and recovered so far ?

سری دوی سنگھ حوهان گزسد من کوآ سوکریدٹ سوسائٹی کوکو نمسٹ
ے قرض بن دیا ہے لسہ بر جری سوسائٹی کو ڈوسٹس بنک کی طرف سے قرض دیا
گیا ہے گزسدآ من کوآبرسوکریڈٹ سوسائٹی کو (۱۹۶ ۲ ۷) روپیے
ص دیا گیا ہے من کا بر سب (٥ ۲۷٦۳۸) روپیے هو اس میں سے
(۳ ۴) دے وصول ھوچکے هیں و ب (۸ ٦۹۸ ٠۸۹) وپے
وصول طلب ھیں

Shri M S Rajalingam What are the steps that are being taken by the Government to recover the amount ?

سری دوی سنگھ حوهان ڈوسٹس بنک کا من سے پہلے یہ طے ہوا تھا کہ و
نڈیوجوس (Individuals) و بر یہ ی سوسائٹی کو قرض دی تھی لیکن
اب ندیوجولس کو قرض نہیں دیا جا رہا ہے صرف رجسٹری سوسائٹی کو دیا جا رہا ہے
جب تک مانا وصول ہوجائے یہی عمل رھےگا

سری لکسمی کوندا انڈیوجولس کو ص دنا کب سے بند کیا گیا ؟

سری دوی سنگھ حوهان سنہ ۱۹۵۰ ع میں بند کیا گیا

سری لکسمی کوندا کیا سنہ ۱۹۵۰ ع سے اب تک صرف ۲ لاکھ روپیے ہی واپس
وصول ہوے ہیں ؟

سری دوی سنگھ حوهان میں آ نریبل ممبر کی اطلاع کے لیے تین سالہ فگرس کا
سٹیٹمنٹ پڑھکر سنا دیتا ہوں

سنہ ۱۹۴۹ ع میں ۳ لاکھ ۷ ھزار کچھ روپیے دیے گئے ۳ ھزار روپیے واپس وصول
ھوے ۔

سنہ ۱۹۵۰ ع میں ۹ لاکھ ۳۰ ھزار روپیے دیے گئے ۷ ۸ ر روپیے وصول ھوے
سنہ ۱۹۵۰ ع میں لاکھ ایک ھزار روپے دیے گئے لاکھ ۳ ھزار روپے
واپس وصول ھوے ب جملہ ۳ لاکھ روپیے باقی ہے

سری کے وینکٹ رام راؤ (پدا پلی) یہ قرض کس کھاتے پر دیا جاتا ہے ؟

شری دوی سنگھ حوهان جائداد غیر منقولہ کی کفالت پر

Shri M S Rajalingam What are the difficulties that are coming in the way of a speedy recovery ?

شری دیوی سنگھ چوہان یہ قرض امپوایبل پراپرٹی (Immovable Property) کی ضمانت پر دیا گیا ہے اسکے وصول کرنے میں تخمیناً دس بارہ سال لگینگے

شری جی راجہ رام - کیا ان میں ایسے بھی افسرس ہیں جو لون لینے کے بعد حیدرآباد سے تخلیہ کر کے پاکستان چلے گئے ہیں -

شری دیوی سنگھ چوہان اسکی نسبت کسٹوڈین ایواکیو پراپرٹی (Custodian Evacuee Property) سے کارروائی ہو رہی ہے وہاں سے جو تصفیہ ہو اس پر عمل ہوگا

شری لکشمن کوبڈا - قرض لینے والے آفیسرس کی تنخواہ سے رقم وصول کرنے کیلئے کیا کوئی طریقہ ہے ؟

شری دیوی سنگھ چوہان - قرضہ کی رقم کی وصولی کے لیے جو طریقے مقرر ہیں وہ اختیار کیے جاتے ہیں

شری جی راجہ رام میرا سوال یہ تھا کہ کیا ان افسرس میں ایسے آفسرس ہیں جو حیدرآباد چھوڑ کر پاکستان چلے گئے ہیں ؟

شری دیوی سنگھ چوہان - جی ہاں ایسے کچھ کیسس ہیں کہ بعض آفسرس پاکستان چلے گئے ہیں -

شری جی راجہ رام کیا آپ تعداد بتلاسکتے ہیں ؟

شری دیوی سنگھ چوہان اسکے لیے نوٹس کی ضرورت ہے -

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri M Buchiah

Co operative Credit Societies

*14 (696) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(*a*) The total number of (*i*) Co operative Societies and (*ii*) Credit Societies in the State ?

(*b*) Whether representation has been received from Sirpur taluq, Adilabad district for opening of Credit Societies ?

(*c*) If so, what steps have been taken in the matter ?

شری دیوی سنگھ چوہان اسٹیٹ میں ۳ جون سنہ ۱۹۵۲ ع تک (۱۳۸۲) کواپریٹو سوسائٹیز تھیں جن میں اگریکلچرل کریڈٹ سوسائٹیز (۲۱م) ہیں - نان اگریکلچرل کریڈٹ سوسائٹیز (۵۲۸) ہیں

سوال کے دوسرے جز کا جواب یہ ہے کہ مندرجہ ذیل متعلقہ سے اسی درخواست ان
نہیں۔ اس متعلقہ میں وکوا رسو کر دیت ہونا ر کھولی گئی ہیں ان انکے اسوں
کے اظہار کی ضرورت نہیں سمجھتا

Mr Speaker All questions in the list have been answered

(PAUSE)

A notice has been given for a Short notice question by Shri M Buchiah

Short Notice Question and Answer

Shri M Buchiah Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state —

1 Whether it is a fact that arrears due to Government from the Excise Contractors are being recovered by the Government from Sub contractors and professionalists though the law does not permit it between whom and the Government, there is no privity of contract without proceeding against the persons who are really responsible to the Government namely the contractors solely with a view to help the contractors ?

2 Whether it is not a fact that all these contractors who are directly responsible to the Government are very well to do persons from whom the amounts can be recovered very easily ?

3 Is the Government aware that the unprecedented action of the Government for which there is no sanction in law has created a grave situation so far as the Sub contractors and professionalists are concerned who are of the most meagre earning sections ?

شری رنگا ریڈی سوال کے پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ سرکار
کو جو رقم مستاجرین سے وصول طلب ہوتی ہے وہ استفادہ کنندہ معاملہ سے بھی وصول کی جاتی ہے۔
خواہ وہ پیشہ ور کلال ہی کیوں نہ ہو قانوناً اسکی اجازت ہے حکومت کے پاس اصل
ذمہ دار ' معاملہ دار '' ہے اسکے علاوہ ہر وہ شخص ذمہ دار ہے جو معاملہ سے استفادہ
حاصل کرتا ہے اور جو اسکا ضامن ہے سرکاری رقم کی بازیابی کے لیے وصولی عمل میں آتی
ہے۔ کسی اور مقصد کیلئے وصولی نہیں کی جاتی معاملہ سے استفادہ نہ کرنے والے پیشہ ور
کلال یا کسی اور سے رقم وصول نہیں کی جاتی۔

جزو دوم کا جواب یہ ہے کہ جملہ مستاجرین جو راست حکومت کے پاس ذمہ دار
ہیں ان میں سے اکثر غریب ہیں اور بعض دولت مند بھی ہیں۔

جزو سوم کا جواب یہ ہے کہ حکومت کے اس اقدام کے حسب منشا رہیں اور اسکو قانون اور اصول کی تائید حاصل ہے دلی مساجرین کا کوئی سوال نہیں البتہ دلی کلال ہیں سرکاری رقم کی ادائی کی ذمہ داری خواہ غریب ہو یا امیر ہر شخص پر یکساں ہے ازلے صورت حال کچھ بھی ہی نہیں ہوئی البتہ اسکو ادا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے

شری ایم بچیا گورنمنٹ دلی مساجرین سے جو رقم وصول کرتی ہے اس میں گورنمنٹ اور دلی مساجر کا کیا تعلق ہے ؟

شری رنگا ریڈی دلی مساجر کا کوئی سوال نہیں ہمارے پاس ٹھیکہ دار اور مساجر دونوں ہی رہتے ہیں اگر سرکاری رقم وصول ہو تو بلالحاظ اسکے کہ ٹھیکہ دار ہے یا مساجر رقم وصول کی جاتی ہے خاص سے بھی رقم وصول کرتے ہیں ۔ میں نے بتلایا ہے کہ معاملہ پر جس کا قبضہ ہوتا ہے اس سے بھی رقم وصول کی جاتی ہے

شری ایس رنگا ریڈی جب دلی مساجرین سے رقم وصول کی جاتی ہے تو کیا اصل مساجر ہے جو گورنمنٹ معاہدہ کرتا ہے وہ کالعدم تصور کیا جاتا ہے ؟

Mr Speaker It is in accordance with the Rules What is the use of further discussion on the point?

Sri M Buchiah The contractors are directly responsible to the Government and when they are

Mr Speaker All are directly responsible to the Government

انہوں نے کہا ہے کہ گورنمنٹ کے پاس استعادہ کردہ معاملہ ہی زیر بحث ہے ۔

Shri M Buchiah There is provision in the Rules

Mr Speaker He says there is no provision in the Rules We are not going to decide it

(*Shri V B Raju* rose—)

Mr Speaker We are not here to discuss all these legal questions and interpret the Rules

Shri M Buchiah I am asking only for information

Mr Speaker Order ! Order !

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి

ఎవరైనా రెండు రూపాయలు కన్న తక్కువ దానిలో మిగుల్చుకొన్న, వారివద్ద కూడా వసూలు చేయుచున్నారా?

میری رنگا ر ئڈی سندھی سے والے سے والے نا ا کی طرف سے وکا ٹ کرے والوں
رکوئی دمہ داری عاید بہیں ہوئی معاملہ جسکے متعلقہ میں ہو اسی سے رقم وصول کی
جای ہے ۔

Unstarred Questions and Answers

(Questions received before 16 9 1952)

Sendhi Contractors

*68 (284) *Shri Venkateswara Rao* Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether the Sendhi Contractors of Medak Narsingi and Ramayanpet group in Medak taluq have not deposited their contract amount for three months ?

(b) If so, why their contracts were not cancelled and re auctions held ?

Shri K V Ranga Reddy (a) As the Sendhi Contractors of Medak, Narsingi and Ramayanpet group in Medak taluq could not deposit the amount in time due to their inability to obtain loan from the Sahukars two months amount was deposited from them and for the balance they were given 20 days time by the Excise Commissioner who is competent to do so In certain cases, according to circumstances similar concessions have to be shown The contractor has however deposited the balance If without giving the concession the shops were re auctioned the contractors would have been put to ir reparable loss and there would have been huge arrears payable to Government Among the aforesaid shops except Narsingi shop whose deposit was paid, within the prescribed time steps were taken to re auction the remaining shops A bid for Rs 2 076 was received in the re auction which resulted in a deficit of Rs 1 800 per month but this shop was not finally auctioned and as the first contractor paid his dues before the re auction was finalised, the re auction was not confirmed and thus the contractor was saved from a loss of Rs 21 600 This action was taken with due competence

(b) The cases of contractors have to be dealt with sympathetically provided their cases deserve sympathetic consideration The Excise Department is of a commercial nature and unless the Department renders reasonable help it will not be possible for the contractors to run their contracts and for the Department, it will not be possible to safeguard Government dues The question of showing undue concession

to contractors holding arrears does not arise as every effort is being taken to recover the arrears

Unlicensed Sendhi Shpos

*64 (285) *Shri Venkateswara Rao* (Medak) Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether in Medak taluq unlicensed Sendhi shops are being run?

(b) If so, what action is being taken against such shops?

(c) Whether it is a fact that though the District Collector, has confiscated an unlicensed shop in Arsalpalli of Medak taluq the shop is still running?

(d) Whether both big contractors and small ones are being fined at the flat rate of Rs 20 per tree?

Shri K Venkata Ranga Reddy (a) Yes reports regarding running of unlicensed Sendhi shops in Medak taluq have been received

(b) Action under the Excise Act is being taken against the offenders and the Excise Officers have been instructed to put a stop to unlicensed sale of Sendhi and bring the offenders to book

(c) It is not a fact that the Collector Medak confiscated any unlicensed shop in Arsalpalli and no unlicensed sale of Sendhi has been reported from that village The Collector however detected a case of unlicensed sale of Sendhi at Arsalpalli village and the offender was fined Rs 100

(d) In the matter of imposing penalties for offences under the Excise Act no distinction is made between big and small contractors According to the nature of the offences the officer competent to impose fines which may amount to Rs 10 per tree used his discretion and it is quite likely that in certain cases big contractors may have been fined more than the small contractors In some cases lesser amount of fines are imposed according to relative importance of offences

Destruction of Forest

*67 (125) *Shri J Rama Reddy* (Narsapur) Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether it is a fact that standard and other kinds of forests have been destroyed in Kanchanpalli village of Narsapur taluq?

(*b*) If so what action has been taken against the persons responsible?

Shri K V Ranga Reddy (*a*) It is a fact

(*b*) The conservator Southern Circle was asked to conduct enquiries on the spot which he did Consequently following charges have been framed against Narsing Rao Contractor

(*i*) Illicit felling of standard trees in the above mentioned coupes

(*ii*) Non submission of statements showing the material transported

(*iii*) Improper Coppice

(*iv*) Improper use of transit passes

(*v*) Burning of charcoal kilns without permission

In view of the above the contract has been cancelled and the contractor has been ordered to credit a sum of Rs 1 3 511 6 0 towards compensation of the trees illicitly felled

As a result of enquiry it has come to light that some of the Forest staff of the Division are also involved in the case Consequently one Forest Guard has been dismissed from Service The grade increments of the Range Assistant have been withheld The Range Officer has been suspended pending further enquiry and the Divisional Forest Officer transferred

The case is still under investigation

Situation of Forests

*68 (126) *Shri J Rama Reddy* (Narsapur) Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

(*a*) Whether Government are aware of the fact that owing to the contiguity of forest area to the villages of Narsapur taluq the villagers are deprived of the pastures for their cattle specially sheeps and goats?

(*b*) Whether the Government are also aware that this is affecting the fertility of the soil?

(*c*) If so what remedial measures do the Government intend taking in the matter?

Shri K V Ranga Reddy (*a*) This was a Jagir forest previously and of late it has come under the forest department

The Divisional Forest Officer has been instructed to take action for lemarcation of such areas which have to be reserved and to leave out of the forest such areas which may be needed for grazing of cattle and other requirements The working plan party is preparing a scheme for these forests Under the present conditions there is a likelihood of the grazing of sheeps and goats being obstructed Generally as per rules sheeps and goats etc cannot be allowed for grazing in these forests as they will spoil the forests Specific areas will be allotted for grazing purposes

(b) The Government are aware of the fact but the fertility of the soil is not being affected

(c) This question does not arise

Supply of Foodgrains

*70 (191) *Shri I K Shroff* (Raichur) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether any change has been effected in the machinery for supplying of foodgrains in Raichur town after the firing incident on 29 9 1950 ?

(b) If so for what reasons ?

Dr Chenna Reddy (a) Yes

(b) In order to ensure effective control over the distribution of foodgrains

*71 (192) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) The quantity of foodgrains required for the rationed areas annually

(b) The quantity of foodgrains distributed through fair price shops in the non rationed areas during the year 1951 52 ?

(c) How much of these requirements was met by levy and procurement collections respectively ?

Dr Chenna Reddy (a) 18 99 642 bags or 1 80 572 tons at the rate of 6 chataks per head per day

(b) 90148 tons of foodgrains were distributed through these shops

(c) Levy and procurement for 1951 52=2 10 510 tons 1 12 676 tons Imports in 1951

Grains locally procurel n l grains imported are not issued separately under separate accounts It is therefore not possible to give the figures

Black Marketing and Hoarding

*72 (207) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Supply and Agriculture be pleased to state

(*a*) Whether and if so how many cases of black market ing and hoarding were instituted in the Courts during the years 1949 to 1952 ?

(*b*) In how many of these cases punishments were awarded to the accused persons ?

Dr M Chenna Reddy (*a*) In all 3 416 cases of offences against Food Control Orders and Rationing Rules were prosecuted

3 168	For Food offences
258	For Rationing offences

(*b*) Out of 3 163 cases of food offences 1 927 accused were punished and out of 288 cases of rationing offences 174 were punished

In Textiles 206 cases were prosecuted and in 122 accused were convicted

Forest Chowkidars

10 (9) *Shri Shamrao Bhalaji* Will the hon Minister for Excise Forests and Customs be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Forest Chowkidar has prevented the people of the villages Ma sawli Ramna Adagao Kankura Chowl a Fulmari and Babhulagaon from cultivating the lands which were given to them ten years ago ?

(*b*) If so the reasons for such action ?

Shri K V Ranga Reddy (*a*) It is a fact that the villagers were evicted But the fact of ryots being in possession of lands since more than ten years is not correct

(*b*) They were given lands for cultivation under the Tangya plantation scheme but as they did not fulfil the terms of the contract they were prevented from cultivating

the land They were however permitted to harvest such crops as they had already sown

Grow More Trees Scheme

11 (22) *Shri Tulsi Ram* Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

The number of trees planted by Government till now under the Grow More Trees Scheme and the amount spent for this purpose?

Shri K V Ranga Reddy The question is vague If it concerns the Five Year Plan the area in which trees were planted under this plan particularly in Osmanabad and Bidar districts is 2150 acres There are lakhs of trees the number of which can be accurately known only after they are counted So far Rs 8 80 294 13 4 have been spent in the years 1951 and 1952 The expenditure includes com pensation for land research establishment of nurseries purchase of tools excavation of trenches and also charges of supervision over the area planted last year

Collection of Bribe

12 (20) *Shri Vaman Rao Deshmukh* (Mominabad) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that last year six Girdawars had collected Rs 840 as bribe from the cultivators of Cho panwadi of Mominabad taluq?

(b) If so what action has been taken against them ?

Dr Chenna Reddy The question does not relate to any of the departments under me

Slaughtering of Cows

13 (27) *Shri Ambadas Rao* (Yadgir Reserved) Will the hon Minister for Law and Endowments be pleased to state

The policy of the Government with regard to slaughter of cows ?

The Minister for Law and Endowments (Shri Jagannath Rao Chandarki) The general policy is that animals should

not be slaughtered indiscriminately and with this end in view the Hyderabad Slaughter of Animals Act 1950 was enacted to prevent slaughter of useful animals

Beggary

14 (28) *Shri Ambadas Rao* (Yadgir Reserved) Will the hon Minister for Social Service be pleased to state

The policy of Government with regard to beggary ?

The Minister for Social Service (Shri Shankar Deo) The beggars problem in Hyderabad State has been engaging the attention of Government since 1938 and Prevention of Beggary Act (No XX) of 1350 F has been passed and enforced But it is felt that definite measures should be adopted to eradicate this evil of the society which has become the breeding ground for crimes delinquency prostitution and various other physical and mental diseases

It can be well presumed that Government finances alone cannot solve this problem still no stone is being left unturned to approach a solution

The problem at the outset is quite big and the approximate number of beggars indicated previously was 8 000 but now it is presumed to be well above 12 000 in the twin cities of Hyderabad and Secunderabad

Having classified the beggars as able bodied and disabled it is expected that the able bodied beggars by choice and by force of circumstances will have to be provided with employment at various projects Such of the disabled beggars who are diseased will have to be treated and trained for handicrafts

Thus the problem could be approached by a well planned programme and after a period of about 8 years organised through Social Service Organisations the beggars will be able to manage it entirely by themselves out of the income that they can have by establishing Thrift Shops Newspaper Stands Community Chests and voluntary subscriptions and donations

Bhiksha Nivarak Samithi has been constituted consisting of 5 officials and 10 non official members to carry out this work effectively

The Home for Blind Beggars has been established at Vattipall village near South Gate of Lalknuma Palace on 14th November 1952 (Pandit Nehru s Birthday) with 25 beggars in it It is expected that more beggars will come in and very soon the number will increase

(*Questions received after* 16 9 1952)

18 (681) *Shri M S Rajalingam* Will the hon Minister for Excise Customs and Forests be pleased to state

(*a*) Whether any steps have been taken by the Government to increase the revenues of Excise and Forest Departments ?

(*b*) If so what results have been achieved so far ?

Shri K V Ranga Reddy (*a*) The steps taken and results achieved are as follows

(i) EXCISE DEPARTMENT

1 Had the excise auctions for the current year been held on the same dates as during the previous years very little amount would have been realised on account of lack of timely rainfall Efforts were therefore made to increase the revenues by arranging to hold auctions after the rains came

2 Steps were taken to put down illicit tapping of trees i e tapping of unmarked trees and of trees for which no tax was paid by unearthing 9 00 090 trees for which tree tax alone comes to nearly Rs 70 00 000 Action was thus taken to see that no loss on Government account was incurred in future

3 Toddy used to be sold at different places without permit Steps are being taken to put a stop to it by arranging for the sale of toddy at the place mentioned in the permit This can also prevent Government from incurring loss

4 It was only the political parties who prevented the bidders from taking part in the auctions for 1862 F Auction of shops village wise was therefore attempted Tenders were invited when it was feared that it would result in unusual loss when considerable loss was apprehended in the last mentioned method, various large groups were made

auction was resorted to and tenders were invited When this too resulted in considerable loss one unit was made and put to auction Efforts were made to realise the same amount as last year as far as possible

5 Efforts were made to add to the revenues by levying haq e malekana on Government trees at the rate of Rs 1 14 0 per sendhi tree and Rs 2 4 0 per toddy tree and by increasing tax on ganja at the rate of Rs 6 per seer on opium at the rate of Rs 6 per seer and on liquor at the rate of Rs 2 per gallon

6 As a result of the fall in prices of agricultural commodities the capacity of people for purchasing toddy alcoholic drinks etc was reduced in 1861 F and due to unseasonal conditions toddy could be obtained only in a small quantity and in accordance with the agreement the issues were reduced by ten per cent The number of offences were on the increase due to the instigation of various political parties and the sub contractors did not clear the arrears for 1861 F deliberately Consequently it was feared that the revenues would fall by about Rs 8 crores for the year 1362 F Attempts as detailed above were made to avoid loss of revenues

The mamlas were so settled as to reduce the margin of loss from Rs 8 crores to Rs 83 98 296 If effective steps are taken to prevent illicit distillation of liquor etc I am of opinion that in spite of the extraordinary conditions prevalent we shall be able to realise in 1862 F almost the same amount as was collected last year If the amount of tree tax of trees illicitly tapped last year which comes to nearly Rs 70 lakhs is recovered in full this alone will in addition to covering up the deficit result in increase in revenues

(ii) FOREST DEPARTMENT

(1) Forests were generally destroyed soon after the Police Action and the destruction continued It was difficult to put it down with the result that Government revenues were affected The number of stumps of felled trees in protected forests were therefore counted and the stumps were hammer marked and steps have been taken to take stock of all the trees felled and destroyed This will put a stop to illicit felling of trees in future as far as possible If trees are tapped illicitly they will be detected very easily This will ensure the safety of a large quantity of Government timber

(2) Steps weie taken to diveit the attention of the public fiom committing offences by iecoveiing timbei illicitly cut and not made use of duiing the past one yeai fiom every person and by collecting from him its piice and nominal fine The safety of forests was thus ensuied

(3) Both the items have been attended to Repoits will be received from all puts of the State by the end of Decembei 1952

(4) The foiest auctions will commence in the beginning of January 1953 The iesults will be known only aftei the auctions aie ovei In matters ielating to foiests immediate iesults cannot be achieved there occuis consideiable delay

(b) The results achieved have been shown in my answer to Pait (a) of the question

Employees of H C C C

14 (682) *Shri M S Rajalingam* (Waiangal) Will the hon Ministei for Agiiculture and Supply be pleased to state

Whether or not the Government intend to stand by their commitments iegaiding the employees of the H C C C mentioned in the Finance Depaitment s Circulai No 8 dated 18 7 57 F in the Executive Council s decision on 29 6 57 F and the Circulai No 85 dated 9 5 1950 of the Accountant General ?

Dr Chenna Reddy The matter is engaging the attention of the Goveinment and a decision is awaited

BUSINESS OF THE HOUSE

Mr Speakei Let us proceed to the next item

میرے اس رح ف دربوباع (Breach of Privilege) کی ایک
درخواست ی ہے حوبی اح ومکب رام روے دی ہے و مو (Leave)
کے بارےمیں حارب ما ک سکے ھیں ور اسکےساتھ عمبر اسمبب بھی دسکے ھیں

Shri Ch Venkat Rama Rao (Kaiimnagar) Mi Speaker Sir I beg leave of the House to iaise the following question involving a bieach of piivilege of a membei namely Shri Muttiah M L A (Peddapalli Constituency)

On 18 9 1952 Shii Muttiah went to Police Station House Ramgundam taluq Sultanabad district Karimnagar in connection with 15 people of Kukkalgudooi who were

detained there The S I by name Bhujanga Reddy came out of his quarters and addressing the above mentioned Member asked as to who had submitted the question to the Assembly with regard to Akanapalli Narayana Reddy to have been beaten and detained for two days in Station House Shri Muttiah replied that he did not know it On this the S I burst out in the following offensive and insulting tones

س آئی نے کہا کس لی نا س ردی کے رے س اسملی س کس نے سول کیا ہے
اس ر مسا نے حوب دا کہ س ہے و و ں ہیں ھیں ا س ی نے سر سہ دلب
آمیر ماط اسعال کیے حسہیں س ہاں دھرا ا ہیں حاھہ س نے سکر صاحب کی
درحوسب س ہیں درج کیا ہے

Mr Speaker Except the hon Member s word

Shri Ch Venkat Rama Rao Yes certainly

ان کے علاوہ ا س ی نے او ھی ا ے دلب آمیر الفاظ سعمال کرے ہوے کہا ہم س
دیہری کے م ل اے سملی س مجھ رسول کرکے میرا کیا بگاڑ سکیے ہو ؟ حاو
س حواب بھی و سا ھی اکھر د ہوں

These words are not only highly insulting and intimidatory but also amount to interference with and reflection upon the Member with regard to his functions in the Assembly and deserve to be dealt with sternly This trend and strain of talk of Police personnel must be checked and punished at once Otherwise this sort of impediment and interference and intimidation of molestation would prove detrimental to the democratic functioning of the Assembly

It is a gross breach of the privileges of an hon Member of this House in particular and an indignity offered to all Members in general It is therefore requested to refer this matter to the Committee of Privileges and after enquiry and report, the S I Station House Ramagundam by name Bhujanga Reddy be dealt with sternly as per law of privileges

اس سلسلے میں مجھے دو حار ا یں کہی ہیں ہ واقعہ و سمبر ہے پہلے کا ہے
سب ا سکر نے اس آرسل ممبر کے سا ھ دلب مر و ک کیا ں نے حالات
معلوم کیے اور اسکی اطلاع لحسلسو سکرری صا ب کو درمہ حط دی لیکن میری طلاع
کا اکسسس لیٹر (Acceptance Letter) وصول ہونے کے پہلے ھی ہ واقعہ
معلقہ افسر کو معلوم ہو جا ا ہے ور و وھاں کی کا سی مو ی کے ا م ال اے کو
بلاکر ڈانٹے ھیں او اسکے عد مجھے اس کا حواب ملا ا ہے ہ مسلہ صرف میری
مبری مسا کی نے عزی کا ھی ہیں لکہ اوس سب ا سکر نے نو ے ھاوس کی نے عزی

کی ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اسپیکر صاحب مں کسی کو رولنگ کمیٹی کے سپرد
کریں تاکہ معاملہ سب سمجھ کر و معقول مشورہ دی جا سکے

مسٹر اسپیکر سوالات کے بھیجے جانے کے متعلق جو میں نے ضروری صراحت کردیا
ہے ہوں جو سوالات ہمارے اس آتے ہیں اسکی ذمہ داری ہو محکمہ متعلقہ کو بھیجدیتا
ہیں۔ اسکے بعد پھر اس پر غور کیا جاتا ہے کہ اس سوال کو ایڈمٹ (Admit)
کیا جائے یا نہ کیا جائے سوالات ہو ہی محکمہ متعلقہ کو اس لیے بھیجے جاتے ہیں
کہ وہاں سے مدد معروضہ کے ساتھ جواب ملتے ہیں اس لیے آنریبل ممبر
کے اس خاص کیس میں اگر کسی کو قبل از وقت اطلاع ہوگئی ہو تو کوئی ایسی قابل
اعتراض بات نہیں ہے

میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے سامنے پورے واقعات رکھے گئے ہیں اس لیے کو
کسی آنریبل ممبر کو میں رکو اعتراض پیش کر ہونو وہ ایسا کرسکتے ہیں

Shri M S Rajalingam May we hear the Government s version on this affair, Sir? I feel we are having only one side of the question before us now

Mr Speaker We are not going to decide anything now

Shri M S Rajalingam Of course the Committee of Privileges will decide it But I feel in all such cases before a case is referred to the Committee of Privileges it would be better if the House could come to an understanding on such issues

Mr Speaker There is no such procedure laid down in the rules

Shri M S Rajalingam I suggest that the hon Member may put a short notice question and elicit information from the Government If the House is dissatisfied with the Government s answer we may then refer that question to the Committee of Privileges

Mr Speaker There is no such procedure laid down in the rules and therefore I cannot help it

اس لیے اگر ہوم منسٹر یا کوئی اور منسٹر صاحب یا کوئی آنریبل ممبر اس پر
اعتراض کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں

Shri M S Rajalingam That is why I asked whether it would not be possible for the House to come to an under standing over this affair in order to save time

Mr Speaker The case is now before the House and the Committee of Privileges will decide it

Shri M S Rajalingam But we can come to the under standing before the issue goes to the Committee of Privileges

Mr Speake The statement made by an hon Member is before the House and I think we should take it as correct

سری داور حسین (نظام آباد) میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کا منشا یہ ہے کہ
جب سوال سان وصول ہو کر متعلقہ محکمہ کو روانہ کر دیا گیا تو میں نے متعلقہ منسٹر
کسی وقت ہو گیا ؟ کیا ڈپارٹمنٹ کے رویسٹر کی وجہ سے ایسا ہوگا ؟

مسٹر اسپیکر ہمیں ان چیزوں میں جانے کی ضرورت نہیں متعلقہ ڈپارٹمنٹ
اپنے لوگوں سے اس بارے میں سمجھ کر لیگا

سری بی رام کسن راؤ اگر عالی جناب مجھ کی اجازت دیں تو میں کہونگا کہ
یہاں دو سوال ہیں ایک تو یہ کہ وہ سب منسٹر کو کیسے یہ سوال معلوم ہو گیا؟
اس کے متعلق تو عالی جناب نے ارشاد فرمادیا دوسرا سوال اوس گفتگو سے متعلق ہے
جو کہا جاتا ہے کہ اوس سب انسپکٹر نے آنریبل ممبر سے کی اس گفتگو کے متعلق
آنریبل ممبر فار ورنگل (hon Member for Warangal) نے جو
کچھ بیان کیا ہے وہ کافی نہیں ہے کہ میں فیصلہ کر سکا ہوں جس کے بارے میں کہا
جاسکتا ہے کہ بریچ آف پریولیج (Breach of Privilege) ہوا اوس کے
متعلق منسٹر صاحب متعلقہ کی توجہ مبذول کروائی جائے تا کہ وہ اس کے بارے میں بیان
اسٹیٹمنٹ دیں اس سلسلہ میں میں بھی یہ کہونگا کہ متعلقہ رولس میں اس امر سے
متعلق کوئی پروسیجر لے ڈون (Lay down) نہیں کیا گیا ہے تو میں سمجھتا
ہوں کہ آنریبل ممبر فار ورنگل بھی اس کو مانتے ہیں لیکن عملاً و سہولت کی خاطر
یہ چاہیے ہیں کہ اس ہاوس میں ایسا کوئی کنونشن (Convention) ہوجائے
اور عالی جناب یہ جو اسپیکر یہ طے فرمائیں کہ مثل میں کے کہ یہ مسئلہ کمیٹی آف
پریولیجس (Committee of Privileges) کے سپرد کردیا جائے سرسری
متعلقہ کو اس کا جواب دینے کا موقع دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر
فار ورنگل نے جو سجیشن (Suggestion) پیش کیا ہے وہ عالی جناب کے غور کے
قابل ہے اگر ہاوس کوئی ایسا کنونشن مقرر کردے تو یہ کوئی بری بات نہ ہوگی
اس واسطے کہ صرف یہ ایک ہی کیس نہیں ہوگا ممکن ہے آئندہ بھی ایسے کیسس
آئیں اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسا کنونشن مقرر کرنے کی ضرورت ہے اس
میں ایک سہولت یہ بھی ہوگی کہ پریویلج کمیٹی کے آگے کافی مواد رہیگا ورنہ
ہر ایسی درخواست پریویلج کمیٹی کے پاس جانے تک ہاوس بالکل تاریکی میں رہیگا
چنانچہ مجھے خود بھی یہ بحیثیت چیف منسٹر ور لیڈر آف دی ہاوس اس واقعہ کے متعلق

کچھ معلوم نہیں ہے جب آنریبل ممبر نے اور عالی جناب نے فرمایا تو معلوم ہوا۔
آنریبل ممبر نے جو کچھ فرمایا اوسکو صحیح سمجھنا چاہیے کسی ممبر کے اعتراض کے
معنی یہ نہیں کہے جائیں گے کہ اعتراض کی گنجائش ہو اوس وقت ہوتی ہے جبکہ دوسرا سائیڈ
بھی ہاؤس میں موجود ہو اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ عالی جناب کوئی کورس
اس سلسلہ میں لے ڈاؤن (Lay down) کریں تو مناسب ہوگا۔ میں نے
اسپیکر کے وہ الفاظ خود تو نہیں سنے لیکن جو الفاظ یہاں سنائے گئے ہیں ان کی بنا پر
کم از کم میں اس مسئلہ کو پریولیج کمیٹی کے سپرد کیے جانے پر اعتراض نہیں کرتا۔
آنریبل ممبر فار ونگل نے جو موشن پیش کیا ہے میں اوسکی تائید کرتا ہوں۔ کیونکہ
اس کے بعد اگر یہ مسئلہ پریولیج کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا تو سہولت ہوگی

شری اناجی راؤ گوانے (ربھنی) جو موشن ہاؤس کے سامنے رکھا گیا ہے اوس
سلسلہ میں میں یہ کہوں گا کہ کسی آنریبل ممبر کی جانب سے خواہ وہ گورنمنٹ سائیڈ کے
ہوں یا اپوزیشن سائیڈ کے اگر کوئی برچ آف پریولیج کا مسئلہ پریولیج کمیٹی کے سپرد
کرنے کے لیے ہاؤس سے خواہش کی جائے تو اوسکی بات یہاں ہی ہاؤس میں طے ہونی
چاہیے بلکہ اوسکو پریولیج کمیٹی کے سپرد کردینا چاہیے پریولیج کمیٹی کے قیام کا
منشا یہی ہے کہ وہ خود اس قسم کے معاملوں کی تحقیقات کرے۔ تاکہ آنریبل
ممبر نے فرمایا دوسری جانب سے بھی جواب پیش ہو اور اوس پر ڈسکشن ہوجائے تو
میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ ہاؤس کے لیے مناسب نہ ہوگا کیونکہ یہ مسئلہ خود
پریولیج کمیٹی کے سامنے جائے گا اور وہ اس سلسلہ میں تحقیقات کرے گی۔ وہاں معلوم
ہوجائے گا کہ کیا صحیح اور کیا غلط ہے۔ اس طرح اپنا کوئی کورس لے ڈاؤن کرنا اور اس
کے متعلق منسٹر صاحب متعلقہ سے دریافت کرلینا ٹھیک نہیں ہوگا۔ یہ تصور کرلینا
جانا چاہیے کہ جب اس ہاؤس کے کوئی آنریبل ممبر کوئی اسٹیٹمنٹ اس ہاؤس کے سامنے
رکھیں تو وہ اسٹیٹمنٹ صحیح ہے۔ کسی آنریبل ممبر پر جھوٹ بات کہنے کا الزام
لگانا درست نہیں

Mr Speaker Nobody has said that

شری اناجی راؤ گوانے میں کہہ رہا تھا کہ آنریبل ممبرس خواہ وہ کسی سائیڈ
کے ہوں جب وہ کوئی اسٹیٹمنٹ پیش کرتے ہیں تو اوسکو صحیح سمجھنا چاہیے اگر
اسپیکر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ اس خاص کیس میں برچ آف پریولیج ہوا ہے اور
اس مسئلہ کو پریولیج کمیٹی کے سپرد کردینا چاہیے تو اس مسئلہ کو پریولیج کمیٹی کے
سپرد کرنا چاہیے اس کی بجائے دوسری روایت یہاں قائم کرنا گویا پریولیج کمیٹی کے
اختیارات میں مداخلت کرنے کے برابر ہوگا اور ہمارے اس کام کی نوعیت ایک عدالتی
کام کی ہوجائیگی اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ رولس کے تحت اس مسئلہ کو پریولیج
کمیٹی کے سپرد کردیا جانا چاہیے

شری پی سندر جس واقعہ کا اظہار کیا گیا وہ منسٹر کے سمجھنے کا ہے۔ رول
(۵ و ۲) جس (۲) میں یہ کہا گیا ہے کہ واقعہ ریسنٹ اکرنس (Recent occurrence)

کا ہونا چاہیے ۔ اب چونکہ اس واقعہ کو ہوئے دو ماہ سے زیادہ عرصہ ہوچکا ہے اس لیے
میں ڈپٹی اسپیکر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو اسٹیٹمنٹ اس وقت دیا جارہا ہے
کیا وہ وقت پر نہیں کیا جا رہا ہے ؟ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے دنوں کے بعد اب وہ
واقعہ پیش کیا جا رہا ہے اسلیے اوسکی کوئی اہمیت ہی نہیں رہی

Shri M S Rajalingam I do not want to add anything to the facts but

Mr Speaker Order Order no discussion No hon Member can speak twice on the same point

رول (۲۱۵) کا حوالہ دیا گیا ہے اسکا سب رول (۲) یہ ہے ۔

The right to raise a question of privilege shall be subject to the following restrictions

(ii) the question shall be restricted to a specific matter of recent occurrence

اس میں ریسنٹ اکرنس (Recent Occurrence) کے الفاظ استعمال
کیے گیے ہیں جو کہ سیشن کے بعد اب پہلی مرتبہ ہاوس سیشن میں ہے اسلیے میں سمجھتا
ہوں کہ ریسنٹ اکرنس یہی ہے ۔ غالباً آنریبل ممبر کا خیال اوس فوری اطلاع کی طرف
ہوگا جسطرح کہ عموماً جب پولیس کسی شخص کو گرفتار کرتی ہے تو اسکی فوری اطلاع
عدالت کو دینی ضروری ہوتی ہے ۔ یہاں تو ایسا نہیں ہے ۔ یہ کسی قسم کا کنونشن اگینسٹ
دی رولس (Convention against the Rules) قائم کرنا نہیں چاہتا رولس ہاوس
کے سامنے اسکے سب ہمیں غور کرنا ہوگا کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں ۔ اگر رائٹ
سائڈ (Right Side) کی جانب سے کوئی آنریبل ممبر کچھ کہنا چاہتے ہوں تو
میں اسکی اجازت دونگا ۔ یہ ہاوس اور پورے آنریبل ممبرس کی ڈگنٹی (Dignity)
کا سوال ہے ۔ جن صاحب نے یہ درخواست پیش کی ہے وہ آئندہ کسی اور دن اس کیس
کو ہاوس کے سامنے لانا چاہتے ہیں تو میں اسکی اجازت دونگا ۔ اگر وہ چاہیں تو بعد
میں اسکو لاسکتے ہیں ۔

شری وینکٹ راؤ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اسکا فیصلہ آج ہی کردیا جائے

مسٹر اسپیکر تو میں رولس کے تحت یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو
اعتراض تو نہیں ؟ میں دفعہ (۲۱۶) ضمن (۲) پڑھکر سناتا ہوں ۔

"After the member has asked for leave of the Assembly to raise the question of privilege the Speaker shall ask whether the member has the leave of the Assembly If objection is taken, the Speaker shall request those members who are in favour of leave being granted to rise in their seats and if 14 members rise accordingly the Speaker shall intimate that leave is granted If less than 14 members rise the Speaker shall inform the member that he has not the leave of the Assembly"

اس رول کے تحت میں ما ہ ہوں کہ کیا کسی کو اس بارے میں کوئی
اعتراض (Objection) ہے اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو
دے سکتے ہیں (Pause) چونکہ کسی کو اعتراض نہیں ہے میں اعلان
کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کو کمیٹی آف پرولیجس (Committee of Privileges) کے
سپرد کردیا گیا ہے

سری مرلیدھر راؤ کا مڈکر (اولگی) میں عالی جناب سے یہ دریافت کرنا چاہتا
ہوں کہ کیا ڈسٹرکٹ بورڈ میں کسی کی جانب سے کوئی درخواست ریچ آف پرولیج
(Breach of Privilege) کے سلسلہ میں عالی جناب کے پاس آئی ہے ؟

مسٹر اسپیکر صرف اسمبلی کے کوئی ارکان ممبر ہی اس قسم کی درخواست پیش
کرسکتے ہیں (قہقہہ)

L A Bill No XXVII of 1952, The Hyderabad Protection Bill 1952

Mr Speaker We shall now take up the legislative business The Hyderabad Children s Protection (Amendment) Bill 1952

Shri Shanker Deo Mr Speaker Sir I beg to move

That L A Bill No 27 of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Children s Protection Act No IX of 1848 Fasli be read a first time

Mr Speaker Motion moved

سری شنکر دیو سری دھنکہ ہوتے ہوئے ارسل محترم یہ چاہیے ہیں کہ سامنے
گورنمنٹ کی طرف سے یک ایک مطبوعہ کیا ہو جو ناجائز (अनाथ) یا
غیر قانونی طریقہ سے بند ہوئے بچے گود لیے ہوئے ہیں اور بچوں پر جو اتیاچار
(अत्याचार) ہوا ہے ان سب کو سرکشن (संरक्षण) دینے کے لیے
یہ جس کے تحت ناجائز رکھنے والوں کے خلاف لیگل (Legal) کارروائی
کیجاتی تھی اس ایکٹ کے تحت جسے بھی ڈسٹرکٹ کلکٹرس ہیں وہ سب ڈسٹرکٹ
آفیسرس بنائے گئے تھے حیدرآباد و سکندرآباد میں یہ کام سٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کے
تحت تھا لیکن ڈائرکٹر آف سوشل ڈپارٹمنٹ کو اسکا اختیار نہیں دیا گیا تھا لیکن اب
چونکہ یہ کام سوشل سروس ڈپارٹمنٹ کے تحت لے لیا گیا ہے اسلیے ڈائرکٹر آف سوشل
ڈپارٹمنٹ کی بجائے سوشل سروس کے ڈائرکٹر کو سکے اختیار کی حیثیت دینے کے لیے

مطلوبہ ترمیم کی جارہی ہے اسی غرض سے یہ بل ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور
ساتھ ایک میں اسطرح کا امنڈمنٹ پیش کیا جارہا ہے

مسٹر اسپیکر The Hyderabad Children s Protection Act
کے سلسلہ میں یہ امنڈمنٹ لایا ہے میں سارے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں
کہ میں بل میں جو وضاحت چاہی رہی ہے وہ صرف ایک ڈسٹرکٹ افسر کے ڈیفنیشن
(Definition) کے متعلق ہے ورجنل بل (Original Bill) میں ڈسٹرکٹ آفسر
کی جو ڈیفنیشن ہے وہ یہ ہے کہ

The District Officer means the Taluqdar of the District within which is included any area or place for purposes of census and in the City of Hyderabad it means the Director Medical Department Hyderabad Government or in case of his absence from the City of Hyderabad the Officer whom the Government may appoint for this purpose

اب اس میں اس طرح کی ترمیم چاہی جارہی ہے کہ

District Officer means the Collector of the District or in the case of the Cities of Hyderabad and Secunderabad such officer as may be appointed by Government in this behalf

ویسے تو گورنمنٹ کو کوئی آفسر اپائنٹ (Appoint) کرنے کا اختیار
حاصل ہے لیکن اب (Statement of Objects and Reasons) میں
یہ بتایا گیا ہے کہ

According to the definition of District Officer in Section 4 of the Hyderabad Children s Protection Act IX of 1848 Fasli the Director Medical Department is the District Officer for the City of Hyderabad As the Children s Protection Department which was hitherto being administered by the Medical Department is now being administered by the Revenue Department as a part of the Social Services Department

پہلے اس کا تعلق میڈیکل ڈپارٹمنٹ سے تھا لیکن اب اس محکمہ سے تعلق ہونے کی
وجہ سے میڈیکل ڈپارٹمنٹ کا نام نکالدینے کی ضرورت ہے اس نکتہ میں اس بل کے ذریعہ
سے صرف اس قدر ترمیم کی جارہی ہے اس بارے میں اگر کسی آنریبل ممبر کو اپنی رائے
ظاہر کرنی ہو تو وہ کرسکتے ہیں

(Pause)

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXVII of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Children s Protection Act No IX of 1848F be read a first time

The motion was adopted

Shri Shanker Deo Mr Speaker Sir I beg to move

That L A Bill No XXVII of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Children s Protection Act No IX of 1848 1 be read a second time

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXVII of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Children s Protection Act No IX of 1848 F be read a second time

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That Clause 2 short title and commencement and preamble stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 2 short title and commencement and preamble were added to the Bill

Shri Shanker Deo Mr Speaker Sir, I beg to move

That L A Bill No XXVII of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Children s Protection Act No IX of 1848 Fasli be read a third time and passed

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXVII of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Children s Protection Act No IX of 1848 Fasli be read a third time and passed

The motion was adopted

L A Bill No XXVIII of 1952 a Bill to repeal the Committees of Inquiry (Evidence) (Repealing) Bill, 1952

Mr Speaker We shall now take up the next item on the Agenda the first reading of the Committees of Inquiry (Evidence) (Repealing) Bill 1952

The Minister for Home (Shri D G Bindu) Mr Speaker Sir I beg to move

That L A Bill No XXVIII of 1952 a Bill to repeal the Committees of Inquiry (Evidence) Act 1856 F be read a first time

Mr Speaker Motion moved

شری دگمبر راؤ بندو اس سے قبل حیدر آباد کمیشن آف انکوائری (ایویڈنس) ایکٹ سنہ ۱۳۰۶ ف ہمارے پاس موجود تھا جس کے ذریعہ انکوائری کمیشن وغیرہ کو شہادت لینے اور کاغذات وغیرہ طلب کرنے کے اختیارات کے احکام موجود تھے اب حال ہی میں اس سلسلے میں ایک سنٹرل ایکٹ نافذ ہوا ہے جو کمیشن آف انکوائری ایکٹ سنہ ۱۹۵۲ ع ہے یہ قانون وسیع و ضروری امور پر حاوی ہے اسی صورت میں یہ مناسب سمجھا گیا کہ ہمارے اس کے پہلے کے قانون کو ریپیل (Repeal) کردیا جائے چنانچہ اسی غرض کے تحت یہ بل ہاوس کے سامنے پیش کیا گیا ہے

مسٹر اسپیکر چونکہ یک دوسرا قانون نافذ ہو چکا ہے اس لئے یہ قانون غیر ضروری ہو جاتا ہے اگر اس بارے میں کسی کو کچھ کہنا ہو تو یہ موقع ہے

Pause

میں نہیں سمجھتا کہ کسی کو اس بارے میں کچھ کہنا ہے

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXVIII of 1952 a Bill to repeal the Committees of Inquiry (Evidence) Act 1856 F be read a first time

The motion was adopted

Shri D G Bindu Sir I beg to move

That L A Bill No XXVIII of 1952 a Bill to repeal the Committees of Inquiry (Evidence) Act 1856 F be read a second time

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXVIII of 1952 a Bill to repeal the Committees of Inquiry (Evidence) Act 1856 F be read a second time

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That Clause 2 short title and commencement and preamble stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 2 short title and commencement and preamble were added to the Bill

Shri D G Bindu Sir I beg to move

That L A Bill No XXVIII of 1952 a Bill to repeal the Committees of Inquiry (Evidence) Act 1356 F be read a third time and passed

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXVIII of 1952 a Bill to repeal the Committees of Inquiry (Evidence) Act 1356 F be read a third time and passed

The motion was adopted

L A Bill No XXIX of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Civil Courts Act

Shri D G Bindu Sir I beg to move

That L A Bill No XXIX of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Civil Courts Act be read a first time

Mr Speaker Motion moved

شری دگمبر راؤ بندو مسٹر اسپیکر سر حیدرآباد سول کورٹس کے دفعات ۹ اور ۹ (الف) میں ترمیم کرنے کیلئے یہ بل لایا گیا ہے سکشن ۹ اور ۹ (الف) کے تحت سبھی کے جو اختیارات رکھے گئے ہیں وہ ایک ہزار روپیے تک ہیں اور حکومت کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ ہائیکورٹ کی سفارش کی بنا پر ایک ہزار سے دو ہزار تک بھی یہ اختیارات بڑھائے جائیں اب اس بل کے ذریعہ اوریجنل ایکٹ (Original Act) میں یہ ترمیم چاہی جارہی ہے یہ ہمارا یہ نہ بھی رہا ہے اور ہائیکورٹ میں بعض لوگوں نے مانگ کی ہے کہ اسکے پیش نظر سبھی کا جورسڈکشن (Jurisdiction) بڑھایا جائے اور ایک ہزار کے دو ہزار تک اختیارات دیے جائیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس

نوعیت کا بل ہے کہ اسکے بارے میں هاوس کو کسی قسم کا خلاف ہوگا کیونکہ ترمیم
صرف اسی حد تک ہو رہی ہے کہ دفعہ ۹ میں جو پراویزو (Proviso) تھا اس میں
ترمیم کرکے دفعہ ۹ الگ بنایا گیا ہے

شری مانک چند پہاڑیے ( ) میں بل کو سمجھنے سے یہ واضح نہیں ہوتی کہ یہاں جو رقم بڑھائی گئی ہے وہ کم کرسی کی ہے کیونکہ ہمارے پاس
حالی و کلدر دونوں کرنسیاں رائج ہیں

مسٹر اسپیکر جو کرنسی یہاں رائج ہے وہی اس سے مراد ہے

سری مانک چند پہاڑیے گورنمنٹ نے ...ی ... کرنسی کا رٹ ... روپیہ ...
۸ پائی مقرر کیا ہے عدالتوں میں ... اسلئے اس مسئلہ کو صاف
کردینا چاہیے کہ یہ حساب ... کا ہے یا ... کرنسی کا

مسٹر اسپیکر اسکی صراحت کردی جائیگی

سری دگمبر راؤ بندو یہاں کے ... جو ... اسطرح درج کیا گیا
ہے ... حکومت کے ... سکہ رائج ہے وہی لیکل ٹنڈر سمجھا جا سکتا
اس وضاحت کے بعد میں اس میں ... کی ضرورت نہیں سمجھتا

شری اسے راج ریڈی (سلطان آباد) مسٹر اسپیکر سر ... قانون عدالت میں
جو ترمیم پیش کی گئی ہے ... اسکی تائید کرنے کے لیے نہیں کھڑا ہوں بلکہ ... کرنا ہوں یہ ایک ایسی ترمیم ہے جسکی ضرورت بہت دنوں سے محسوس کی جا رہی
تھی لیکن پھر بھی میں یہ عرض کرونگا کہ اس ترمیم کے ذریعہ جس ضرورت کو پورا
کرنے کی کوشش کی ... ہی ہے میرے خیال میں وہ ضرورت پوری نہیں ہو رہی ہے
دفعہ ۹ میں ... ہے کہ منصفی کو ایک ہزار کے اختیارات دیے گئے ہیں اور دفعہ ۹
(الف) کے تحت جسٹس سماعت کے اضافہ کرنے کے اختیارات ... کو دیے گئے ہیں جس
کے تحت بعد میں منصفی کے ... اختیارات دوهزار تک کر دیے گئے ... سنہ ۱۹۵۰ ع میں
... کے جو ... یہاں نافذ ہوئے اس سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے اس قانون میں بھی
ترمیمیں کی گئیں اور ... دفعات ۹ اور ۹ الف کے ... دفعات ۹ اور ۹ الف رکھے گیے
اور ڈسٹرکٹ ججس (District Judges) اور سب ججس (Sub Judges)
کی عدالتوں ... کی گئیں لیکن ... جو اختیار سماعت منصفی کا ... دفعہ (۹) ... گیا ہے
وہ ایک ہزار ہی کا رکھا گیا ہے ... دفعہ ۹ (الف) کا یہ پراویزو ہے کہ ـ

Provided further that nothing in the section shall be deemed to effect any pecuniary jurisdiction of a Munsiff or Additional Munsiff which is being exercised by him before the commencement of the Hyderabad Civil Court Amending Act of 1951

اس پر اور روکی بنا پر کے اختیار سے عدالت ہائے منصفی ہمارے پاس ۲ ہزار کے مقدمات
کی سماعت کر رہے ہیں اب جو مسودہ ترمیم پیش کیا جا رہا ہے میں یہ وضاحت کرنا
چاہتا ہوں کہ اس سے دو ہزار کے مقدمات چلانے کا اختیار منصفوں کو جو تھا
وہی رہیگا البتہ پہلے معاً تھا اب منتقل ہوگا اس طرح اضافہ کی ضرورت پوری
ہوگی واقعہ یہ ہے کہ سب جج کو ۲ ہزار سے لیکر ۲ ہزار تک ورثے
مقدمات کی سماعت کا اختیار دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اندر اہم مقدمات
وہاں جاتے ہیں اور اسکے ما سوا وہ سب جج کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی
ہوتے ہیں ان جرائم کے واسطے جن کے لئے سزائے موت مقرر ہے دیکر تمام مقدمات کا انہیں
اختیار دیا گیا ہے حتیٰ کہ انہیں جرائم جن کے لئے حبس دوام مقرر ہے اختیار دیا گیا ہے۔
نتیجتاً انکے اس کام اتنا بڑھ گیا ہے کہ انکے اس مقدمات دو دو تین تین سال تک
پڑے رہتے ہیں اور پیشی کے دن سوائے فرد کارروائی دیکھنے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔
کیونکہ فوجداری مقدمات کو پہلے لیا جاتا ہے اس طرح دوسرے مقدمات کو نظر انداز
کیا جاتا ہے۔ سب جج کے پاس کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اس طرح کی نامناسب تقسیم کار کی
وجہ سے معمولی معمولی معاملات کے لئے دیہات سے دو تین سال تک موکلین کو ضلع کی
عدالتوں میں جانا پڑتا ہے اس سے اہل غرض بہت زیر بار ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں
اسکی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے اس لحاظ سے میں خیال کرتا ہوں کہ دو ہزار کا اختیار سماعت
جو منصفی کی عدالتوں کو حاصل ہی ہے کچھ اور اختیارات منصفی کو منتقل کرنا چاہئے کیونکہ
ایک ہزار سے دو ہزار تک پیکوری جورسڈکشن (Pecuniary Jurisdiction)
جو دیا جا رہا ہے وہ ناکافی ہے اسلئے اسکو دو ہزار کے بجائے چار ہزار تک اسی وقت بڑھا
دینا مناسب ہے تاکہ تقسیم کار کا مناسب انتظام ہوسکے

اسکے ساتھ ساتھ ہمارے سامنے جو مسودہ ترمیم ہے میں اسکی طرف بھی توجہ
دلانا چاہتا ہوں اس بارے قانون کی دفعہ ۹ (الف) میں عدالت العالیہ کو اختیار ہوگا،
یہ الفاظ ہیں جنکو خاص طور پر ملاحظہ فرمایا جائے جو مناسب ہے۔ عدالت العالیہ کو
حسب ضرورت یہ اختیار دیا گیا تھا لیکن سنہ ۱۹۵۱ء کی ترمیم کے ذریعہ سے جو نئے
دفعات رکھے گئے ہیں انکے لحاظ سے الفاظ یہ ہیں :—

"The Government may, on the recommendation of

جسکے لحاظ سے اختیارات مفوضہ کو گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ لے لیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ
گورنمنٹ عدالت العالیہ کے سفارش کرنے پر ان اختیارات میں اضافہ کرسکتی ہے لیکن
پھر دفعہ ۹ (الف) کے پراویزو کے الفاظ یہ ہیں۔

Provided that the Government may by notification in the Jarida delegate to the High Court its powers under the section"

یعنی یہ ایسا سوال ہے کہ گورنمنٹ خود اپنے لیے اختیارات حاصل کر رہی ہے اور پھر مفوضہ اختیارات کو ہائی کورٹ کو تفویض کرنے کے لیے اختیار چاہتی ہے ۔ اس بارے میں جو اصول ہے وہ Delegatus non delegatus ہے مفوضہ اختیارات کو پھر سے تفویض نہیں کیا جا سکتا گورنمنٹ ان سے اختیارات لے رہی ہے اور پھر ہائیکورٹ کو یہ اختیارات دیے جا رہے ہیں اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اختیار راست ہائیکورٹ کو تفویض کیے جائیں تو مناسب ہے اسطرح جو دفعات ہمارے سامنے ترمیم کے لیے پیش ہوئے ہیں وہ غور طلب ہیں اور اس میں کچھ تو اب بھی پیش طلب ہیں ایک کمزوری یہ ہو رہی کیس کو چار ہزار تک رکھنے کے لیے اور دوسرا جو وجوہات میں نے پیش کیے ہیں ایک اس طرح اپیلیں ہائیکورٹ کو دینے کے متعلق ہے وہ بھی کافی غور طلب ہے اسلیے میں عرض کرونگا کہ ان ترمیمات کے بعد ان دفعات کو منظور کیا جائے

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXIX of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Civil Courts Act be read a first time

The motion was adopted

Shri D G Bindu Sir I beg to move that

That L A Bill No XXIX of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Civil Courts Act be read a second time

Mr Speaker The question is

" That L A Bill No XXIX of 1952 a Bill to amend the Hyderabad Civil Courts Act be read a second time

The motion was adopted

مسٹر اسپیکر اب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی اس میں امنڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں؟

شری اے - راج ریڈی - میں اس میں ایک امنڈمنٹ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr Speaker This Bill was published in the Gazette on 15th November, 1952, a week's time has already elapsed

شری انا جی راؤ گوانے مسٹر اسپیکر - جیسا کہ ابھی آپ نے فرمایا کہ یہ بل ۱۵ نومبر کو گزٹ میں شائع ہوا ہے لہذا سات دن گزر چکے ہیں اب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ

مسٹر اسپیکر اگر کوئی آنریبل ممبر امنڈمنٹ پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ امنڈمنٹ اہم ہے تو اس کے لیے ٹائم دیا جاسکتا ہے میں اس کے لیے کسی آنریبل ممبر کو روکنا نہیں چاہتا

سری اما سی راو گوا ے س س ے کے ے ں ول نمبر (۳۴)
ں صاف ط گ ہے کہ دن کی و س دی ھ ی ھ ے ھاوں کے سامنے ں وم ہ
ول ہیں ہے کہ لو ما ل کس تارخ و گ ب میں ع کیا گ کہ کہا ہ ہے ہ
ل کی کاسان ھیں کب ماں

مسٹر اسپیکر صدے کے لئے لیے ھ ے س آ گے و دو ھاوس کو دے
گے ہے

سری ا س راو گوا ے ک لس کی کاسان ہ ں ھی کہیں ملی ھیں
ں مسر مسک ہے ہ معلوم کرنا ھ ھ ں کہ ک ولس کے مص ں لس ٹا گرب
ں ھب ھ نا کاں ہے ؟

م ر اسپیکر ھ ں وس کے ط ہے س کا گرب ہ حھب حانا کاں ہے

سری اما س راو گوا ے مں سمجھ ھوں ک کاں س ے ل مرم ا ( )
ںھ ےک

When a Bill s int oduced or on some sub sequent occas on the Member in charge may move that the Bill be real a first time

Provided that no such motion shall be made before the expiry of seven clear days from the despatch to each member of a copy of the Bill with the Statement of Objects and Reasons unless the Speaker in exercise of his power to suspend this provision allows the motion to be made

ب صورت ھ ل ہ ہے کہ لس (Bills)صد گرب س حھاے گے ھیں
س لیے ہ نصو ہیں کیا ھ سکتا کہ و ھ س مل حکے ھیں ا ں لحاظ سے ہ ہیں کہا
ما کتا ک لنحسلنہ سملی ہے ہ س ٹتہ ح (Despatch) ھر کر (ے) دن
گزرے ھیں

مسٹر اسپیکر آ مل ممر ے حو رول ھاوس کے سامنے دھکر سا س کا کیا
مرے ؟

سری اما س راو ل مرم ( )

مسٹر اسپیکر ول مرم ( ) ں لنحسلنہ سملی کے لحاظ ہیں ھیں

سری اما س راو سکے معنی ہ ھیں کہ

despatch to each member of a copy of the Bill

یعنی گرب س حھ ے کا سوال ہیں ہے

Mr Speaker Has the hon M n stei for Home got any thing to say in the mattei ?

سری دگمبر راؤ بندو گ ب ں حے ہے و سکے سب بھیجے ہے کے معنے
ور سے بھی ہے کہ آ مل مرس کاں طور س سے گا ہو ہ سکے

سری اباجی راو گوا لے ہ ہ ی سملی کے سکہ مرسب ہے ورنہ
مکن ہے کہ لیں گ ب میں حے ہے کے ہ نا ھو مد ھا ہے س بھیجے ہ ں

مسٹر اسپیکر ہو ساں سے معلوم کی ہ سکتی ہے کہ ل گرب میں کب
جھا و کب و ہ کیا گیا

سری اباجی راو گوا لے س کے لیے ہب سی حصرن د کھیں ؛ سکی عب
ماحہ ہ کرنا معصود بہیں ہے حم ک وس کا مطلب ہے و ہی ہے کہ لیں کی کاساں
سب ب مں رس ںلد عکس (Statement of Objects and Reasons)
کے سا ہ مل ممبرس کر بھیجی ہ ی جا ھیں

مسٹر اسپیکر مکن ہے کہ کسی ک ل کی کاساں ملی ھ ں کیے وہ
ہ ورب کے لحاظ سے سی رو سک ند گ (Second Reading) کے لیے ہ
ل بیس ہو کیا ہے میں ما ے ں سا ڈسکہ سں (Discretion) سعمال
کرسک ھوں میں سلے وصا مد بہیں ھوں کہ سدمسں کے لیے مر د حلب عائے
کیا کل س ل سے سعلہ اسلدمسں سں ھ گے ؟

سری دگمبر راو بندو ( ) سدمسں کے لیے
نا م دنا جاسکتا ہے

Mr Speaker Will it be possible foi tl e hon Members to table theu amendments by tomo iow ?

(Some hon Membeis Yes) At wl at o clock ll the hon Members be able to hand ovei their amendment tomoirow ? (An hon Member By 11 30 a m) I will make it 12 Noon

L A Bill No XXX of 1952 The Hyderabad Suppression of Immoral Traffic Bill 1952

Mr Speaker Next item on the Agenda is Tl e first Read ing of the Hyderabad Suppression of Immoral Traffic Bill 1952

Shri D G Bindu Mr Speaker Sir I beg to move

That L A Bill No XXX of 1952 the Hyderabad Suppression of Immoral Traffic Bill 1952 be read a first time

Mr Speaker Motion moved

شری دگمبر راؤ بندو : قانون پہلی مرتبہ حیدرآباد میں نافذ ہوگا ایسا قانون مدراس اور بمبئی میں نافذ ہے

شری اناسی راؤ گوانے : بل بمبئی گزٹ میں شائع ہوا ہے ابھی چند دن نہیں گزرے ہیں

مسٹر اسپیکر : سکنڈ ریڈنگ کے وقت اس پر غور کرسکیں گے ۔

شری دگمبر راؤ بندو : کمسن لڑکیوں کو عصمت فروشی جیسے ناپاک برے افعال کےلیے استعمال کیا جاتا ہے اس طرح سماج میں بہت سی برائیاں پھیلی جارہی ہیں ۔ انکے انسداد کیلئے قانون بنایا گیا ہے اور ان سب برے افعال کا انسداد بھی اس قانون کا منشا ہے ۔ اس قانون کا مطالبہ سوشل ورکرس (Social Workers) اور ویمنس کانفرنس (Women's Conference) کی طرف سے ہو رہا تھا ۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس سشن میں یہ بل پیش کرونگا چنانچہ یہ بل ہاؤس کے سامنے پیش ہے ۔ اس بل کے مقاصد ایسے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں کسی آنریبل ممبر کو ان پر اعتراض ہوگا میرا خیال ہے کہ بغیر کسی اختلاف کے یہ بل ہاؤس کی منظوری حاصل کرے گا ۔

شری مخدوم محی الدین : مسٹر اسپیکر ابھی اس ہاؤس کے سامنے آنریبل منسٹر نے ایل اے بل نمبر (۳) پیش کیا ہے یہ جو غیر اخلاقی زنانہ بازاری عصمت فروشی اور طوائف بازی چل رہی ہے اسکی روک تھام کے لیے ایسے بل (Bill) کی سخت ضرورت تھی میں اسکا سواگت کرتا ہوں ۔

اس بل کی اشد ضرورت تھی کہ اس جانب نہ صرف سوشل ورکرس یا خواتین کی انجمن نے توجہ کی بلکہ ہر سوچنے سمجھنے والے کیلئے ہر سیاسی پارٹی کیلئے اور سماج کے ہر فرد کیلئے یہ قابل غور اور اہم مسئلہ تھا عصمت فروشی ہمارے سماج میں ایک ایسا ناسور ہے ایک ایسا پھوڑا ہے جو سماج کے سارے ڈھانچے کو خراب کررہا ہے ۔ اس مقصد سے کہ عورتیں اس قسم کی عصمت فروشی یا جسم فروشی میں مبتلا نہ ہوں اس سماجی برائی کو دور کرنے کی جو کوشش اس قانون کے ذریعہ کیجارہی ہے میں اس سے متفق ہوں میں نے جو یہ بل پڑھا ہے اور پڑھنے کے بعد مجھپر جو اثر ہوا وہ یہ ہے کہ اس برائی کو دور کرنے کی جو بنیادی اقدام کیجارہی ہیں جس ڈھنگ سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کیجارہی ہے وہ سائنٹفک (Scientific) نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ محض قانون بنادینا اور برے افعال و حرکات کے انسداد کیلئے احکام جاری کردینا اور پولیس کو اسکا ذمہ دار قرار دینا اور یہ تصور کرلینا کہ اس طرح یہ برائی جڑ بنیاد سے اکھڑ جائیگی درست ہوگا ۔

جو طوائف بازاری ہورہی ہے جو زنان بازاری اور عصمت فروشی ہورہی ہے وہ دونوں
کی بنا پر ناجائز افعال نہیں ہیں وہ اجازت نامے حاصل کرکے اس قسم کا پیشہ اختیار
کرسکتے ہیں لیکن اٹھارہ برس سے کم عمر لڑکیوں کو لیکر بعض لوگ جو تجارت کرتے
ہیں اسکی روک تھام کیلئے یہ بل لایا جارہا ہے البتہ اس بل میں وجیلنس ہومس
(Vigilance Homes) کے ذریعہ ان کو (
سدھارنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے وہ پولس کے ذریعہ پورا نہیں ہوسکتا لیکن اگر اسے
سائنٹفک طریقے پر بنایا جائے تاکہ مقاصد پورے ہوسکیں تو میں سمجھتا
ہوں جو نتائج ہمیں اس بل کے ذریعہ حاصل کرنے چاہئیں انکے حاصل کرنے میں
اسطرح کامیابی نہیں ہوگی زنان بازاری کو لائسنس (Licence) کے ذریعہ ان افعال
کی اجازت دے دینا اون اسباب کو ہمیں پیش نظر رکھنا چاہئے جن کی وجہ سے اس قدر
چھوٹی عمر کی بچیوں کو ان افعال قبیحہ میں مبتلا ہونا پڑتا ہے آخر وہ کون لڑکیاں
ہیں وہ کون بچیاں ہیں جو اپنے جسم کو بیچنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتی ہیں ؟ وہ لڑکیاں
مزدوروں کی ہوسکتی ہیں ۔ کسانوں کی ہوسکتی ہیں غربا اور درمیانی طبقے کی ہوسکتی
ہیں ۔ کیوں اب تک اس مسئلہ کی بناء پر خاص طور پر ہندوستان میں تحقیقات نہیں ہوئی
کہ اس مدرہڈ (Motherhood) کی تباہی کے پیچھے کونسے اسباب ہیں ؟ کیا سوشل
فیکٹرس (Social Factors) ہیں ؟ کیا عورتوں پر ظلم ہوتا ہے ؟ میں کہونگا کہ
یہ صرف ہمارے معاشی ڈھانچے کی خرابیاں ہیں جو ہمارے سماج میں سرایت کر چکی ہیں ۔
اس پر غور کرنا چاہئے کہ آخر وہ کیا محرکات ہیں جنکے سبب عورت اس بات پر مجبور ہوتی
ہے کہ اپنی عزت کو بیچے میں چاہتا ہوں کہ ان اسباب پر غور ہو اور سائنٹفک طور
پر غور کیا جانا چاہئے علاج کے مختلف طریقے ہوسکتے ہیں کسی کو بیماری لاحق ہو تو
یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ کسی نیم حکیم کے پاس جائے اور جڑی بوٹیوں سے اپنا
علاج کرلے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بیمار ہومیوپیتھ کے ذریعہ علاج کرالیا جائے لیکن
یہاں غور کرنا ہے کہ جو طریقہ اختیار کیا جارہا ہے کیا وہ کامیاب ہوسکتا ہے ؟ مقصد یہ
ہے کہ قانون کے خلاف عمل کیا جائے تو اسکا سد باب ہو لیکن میرے خیال میں کامیابی پر منتج ہے
دوسری جو اپروچ (Approach) ہے جو اس میں لیا گیا ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ سارے گناہوں کی جڑ عورت ہی کو سمجھ لیا گیا ہے اس بل کو پڑھنے کے
بعد جو ری ایکشن (Reaction) ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ردولے سے ہٹکر مذہب
کی طرح سے اسکو مانا ہے اس کے بارے میں اس قصور کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ
عورتیں ہی ساری خرابی کی جڑ ہیں میں کہونگا کہ حقیقت میں اس برائی کے دوسرے
اسباب ہیں اور وہ ہیں معاشی اسباب

Mr Speaker Will the hon Member require more time?

Shri Maqdoom Mohiuddin I will finish my speech with in a few minutes

Mr Speaker I don't want to stop the Member If he wants to take more time, he can resume at Five o clock

4 30 p m The House then adjourned for recess till Five of the Clock

The House reassembled after recess at Five of the Clock
[Mr Speaker in the Chair]

شری مخدوم محی الدین مسٹر اسپیکر سر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس بل کو پڑھنے کے بعد ہم پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ اس میں سارے الزامات عورت پر لگائے گئے ہیں اور سارے گناہوں کی جڑ عورت کو قرار دیا گیا ہے اور اس کے خلاف قانون کا واساں مکمل کیا جا رہا ہے جہاں تک اس فعل اور بدکاری کا تعلق ہے اوس میں صرف ایک فریق ہی گنہگار نہیں ہو سکتی بلکہ اسکا مرتکب مرد بھی ایسا ہی ہوا کرتا ہے جیسا کہ دوسرا اور کوئی لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے اس بل میں ایسا کوئی پراویژن (Provision) ایسا کوئی گوشہ نہیں مل سکا کہ مرد کے خلاف بھی جو جواب دہ ہو اس کی نیک بل کے لیے آیا ہے کسی قسم کی قانونی چارہ جوئی کی جاسکتی ہے اس بل میں زیادہ اور اصلاح پر جو زور دیا گیا ہے وہ صرف عورتوں کی حد تک رکھا گیا ہے اس میں اصلاح کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے اوس سے میں متفق نہیں ہوں کیونکہ سارے اصلاحی کاروبار کی ذمہ دار پولیس ہی ہوگی جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ان معاملات کو اگر پولیس کے سپرد کردیا جائے تو وہ کہاں تک اس ذمہ داری کو پورا کرسکتی ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا اس میں کوئی سائنٹفک اپروچ نہیں ہے اس بل کا آخری حصہ یہ ہے

(a) the applications of provisions of the Hyderabad Prisons Act No IV of 1317 F and the rules made under that Act to vigilance Homes and to their inmates subject to such adaptations alterations and exceptions as may be specified

جو اپروچ ہمارا اس بل میں ہے وہ کوئی سائنٹفک اپروچ نہیں ہے ان لڑکیوں کی اصلاح کے لیے جو ذہنی یا معاشی حالات سے مجبور ہوکر بازار میں آئی ہیں یا لائی جاتی ہیں یہ کوئی سعف ا ر محب ہمارا انسانی طریقہ نہیں ہے بلکہ محض ایک قانون ان لڑکیوں کی اصلاح کے لیے لاگو کیا جارہا ہے جو میں سمجھتا ہوں ٹھیک نہیں ہوگا ۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں لاوارث بچوں کے لیے جنہیں سماج غیر قانونی بچے کہتا ہے ان کی اصلاح کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے وہ جیل ہی بند رکھنا ہوتا ہے ۔ ان کی کھیل کود کی اور پلنے پھولنے کی عمر کو جیل میں گزار دیا جاتا ہے اسکی وجہ سے بچوں پر جو اثر پڑتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ (۲۴) گھنٹے وہاں سے فرار ہونے کی سوچتے رہتے

ہیں ورنہ وہ چار طور پر سوتے ہیں اسی طرح ان لڑکیوں کو بھی لا کر یاد سے جاتوں یا
وجلنس ہوس (Vigilance Homes) میں ہوا س کی نگرانی میں رکھا جائیگا تو وہ بھی
وہاں سے بھاگ جائیگی وجہ یہ لکھی گی اور وہ نیک اور اعلی مقصد جسکے تحت انریبل ممبر نے
اوسکو پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ پورا نہ ہوسکیگا

یہ بدکاری یہ فحاشی یہ فحش گی ریاکاری اور یہ عصمت فروشی ہمارے سماج
میں ہی نہیں ہے بلکہ یہ پرانے زمانہ سے موجود ہے اور اسکو روکنے کیلئے بڑے بڑے
مذہبی رہنماؤں۔ مفکروں اور سائنسدانوں نے اپروچ کیا ہے ۔ لیکن کہیں بھی انہوں نے
یہ طے نہیں کیا کہ پولس کے ذریعہ ان پر دباؤ ڈالا جائے بلکہ انہوں نے اپنے اپنے
طریقوں اور اپنے اپنے نظریات کے ذریعہ انکا اپروچ کیا اور اس مسئلہ کو حل کرنے کی
کوشش کی مثلاً تاریخ کے اون سب سے بڑے واقعہ کو لیجئے جو حضرت مسیح سے متعلق
ہے جب مریم مرد لی کو وہاں کے لوگ سنگسار کررہے تھے کہ بدکار فاحشہ اور
رنڈی ہیں تو حضرت مسیح نے کہا کہ وہی شخص سب سے پہلے پتھر پھینکے جس نے
زنا نہ کیا ہو یہ سنکر سب کے ہاتھوں سے پتھر چھوٹ گئے ۔ یہ ایک واقعہ ہے ۔ گو
حضرت مسیح کے پاس بھی اس برائی کا کوئی علاج موجود نہ تھا ۔

یہ بدکار لڑکیاں کہاں کر رہ سکتی ہیں ؟ یہ ہماری ہی ان ہماری ہی بہنیں ہوسکتی ہیں
اور ان کے پاس جانے والا ہمارا ہی کوئی بھائی ۔ باپ یا ماموں ۔ چاچا یا بھتیجہ ہوسکتا ہے ۔ طوائف
بازی کو قانونی طور پر ناجائز قرار دیکر اسکو پبلک ڈیسنسی (Public Decency)
کا جو نام دیا جارہا ہے وہ نام نہاد ہے ۔ جب تک ہم اوسکی روٹ (Root) اوسکی
جڑ کو نہ اکھاڑ پھینکیں گے اوس وقت تک کوئی اسطرح کا حل میں نہیں سمجھتا کہ درست
ہوگا ۔ اور یہ صرف اپنے آپ کو خوش فہمی میں مبتلا رکھنے کے سوا کچھ نہ ہوگا ۔ یہ
چیز حیدرآباد میں ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان پورے ایشیا اور جہاں جہاں غربت
ہے وہاں موجود ہے کہ لڑکیاں ایسا کام کرنے پر مجبور ہوجاتی ہیں جب اس سلسلہ
میں تحقیقات کی گئی تو یہ پتہ چلا کہ ان لڑکیوں کی ۹۹ فیصد تعداد ایسی ہے جو
راضی خوشی سے اعیاشی کی خاطر یہ کام نہیں کرتیں بلکہ اپنے لائیولی ہڈ (Livelihood)
حاصل کرنے کی خاطر مجبور ہوکر یہ کام کرتی ہیں ۔ ان کے پاس بیروزگاری کا کوئی علاج
نہیں ہوتا اسلئے وہ اس کام کو شارٹ کٹ (Short Cut) سمجھکر اپنے جسم کو
بیچنے پر مجبور ہوجاتی ہیں ۔

چین میں قحبہ خانہ اور طوائف بازی برسوں بلکہ صدیوں سے موجود تھی لیکن
عوامی جمہوری حکومت کے قائم ہوتے ہی وہاں اصلاحات کی گئیں زمینات کی قسم کے بارے
میں قانون بنائے گئے شادی بیاہ وغیرہ کے معاملات میں قانون بنائے گئے اسی طرح
پراسٹی ٹیوشن (Prostitution) طوائف بازی کے بارے میں قانون بنایا گیا
لیکن یہاں کی طرح یہ کام پولس کے سپرد نہیں کیا گیا بلکہ وہاں اس سلسلہ میں جو
اپروچ کیا گیا وہ سائنٹفک اپروچ تھا ۔ اس کام کیلئے وہاں جو ورکر ہے وہ ایک سہیلا ہے۔

وہ ایسے ڈنڈار، ٹ کے اکوں کے ساتھ ایسی لڑکیوں سے ملی ہیں اور وہ اسباب دریافت کرتی ہیں جن کی وجہ سے ان کو ایسا کام کرنا پڑا وہ یہاں کی پولیس کی طرح ستم نہیں کرتیں ۔ بلکہ ان گمراہ عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کیا جاتا ہے اور انہیں دوسرا کام سکھانے کی ترغیب دلائی جاتی ہے اور وہی کام انہیں سکھایا جاتا ہے جو ان کے حسب منشا ہو۔ سوسائٹی میں ان کا وقار رکھا جاتا ہے اور ان کو ایک اچھے شہری کی طرح ان کو اچھی زندگی گزارنے کی تیاری دی جاتی ہے ان لڑکیوں میں سے (۹۹) فیصد ایسی لڑکیاں ہوتی ہیں جن کا تعلق غریب گھرانوں سے ہوتا تھا اور جو مجبور ہو کر امیروں ، بڑے بڑے زمینداروں ، نواب زادوں ، جاگیرداروں اور نوابوں کے ہاتھ فروخت ہوئی تھیں ۔ چنانچہ لوگ ایسے حرم میں رکھ لیتے تھے یہاں سے نکال دیے جانے کے بعد وہ سڑکوں پر کاروبار کرتی ہیں ۔ وہاں ایسی لڑکیوں کو تعلیم گھروں میں رکھا جاتا ہے اور کام سکھایا جاتا ہے جس کام میں ان کی دلچسپی ہو وہی کام انہیں سکھایا جاتا ہے اسطرح ان کی زندگی ہموار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ سوسائٹی میں بھی ایسی لڑکیوں کا سواگت اور استقبال بہنوں کی طرح کیا جاتا ہے اس طرح ان کے مارل اسٹرینتھ (Moral Strength) کو مضبوط کیا جا رہا ہے ۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہاں سب کچھ ختم ہو چکا ہے بلکہ بڑی حد تک وہاں یہ جرم ختم ہو چکا ہے لیکن وہاں جو طریقہ اصلاح اختیار کیا جا رہا ہے وہ پولیس اسٹیشن کے ذریعہ نہیں کیا جا رہا ہے قانونی دھمکیوں سے ان کو ڈرا دھمکا کر نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ اونکے جو محرکات ہیں ان کی چھان بین کر کے اس بیماری کا معقول علاج کیا جا رہا ہے انہیں روزگار کے ذرائع فراہم کیے جا رہے ہیں تاکہ وہ دوسری طرف نہ جاسکیں

جتنی عورتیں اس بات کا اظہار کرتی ہیں وہ اپنی خوشی سے نہیں کرتیں بلکہ ہزاروں میں ایک آدھ لڑکی بھی ایسی ہوگی جو شوقیہ طور پر ایسے کاروبار کرتی ہو ۔ غیر موزوں کی بنیاد وہ یہ طور پر نہیں ہیں ۔ بیروزگاری اور غربت انہیں اس میں ڈھکیل دیتی ہے ۔ اس لیے ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جس اصلی اور نیک مقصد کے لیے ہم کام کر رہے ہیں اوس کے لیے دوسرے بہتر طریقہ اختیار کریں ۔ میرے خیال میں اس بل میں بعض ایسی رہنمائی کی بھی ضرورت ہے کہ قانون اگر کوئی (Execution) کے لیے بہتر ثابت ہو ۔ دوسرے یہ کہ لڑکیاں بعض اپنی غربت کی وجہ سے اپنا پیٹ پالنے کی خاطر آتی ہیں لیکن مرد تو اسا روزگار حاصل کرنے یا پیٹ پالنے کے لیے وہاں نہیں آتا بلکہ اپنے شہوانی خواہشات کی تکمیل کے لیے وہاں آتا ہے ۔ اس لیے اوس کو ماخوذ کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی پروویژن (Provision) اس میں رکھا جانا ضروری ہے اوسکے علاوہ پولیس کے ذریعہ اگر یہ کام کیا جائے تو ٹھیک نہ ہوگا بلکہ ہمارے یہاں جو دوسرے محکمے ہیں سوشل سروس وغیرہ اس کے ذریعہ یہ کام انجام پائے تو مناسب ہے ۔ تاکہ اس میں جو بیوروکریٹزم (Bureaucratism) اور ریڈ ٹیپزم (Red tapism) ہوتا ہے وہ نہ ہونے پائے ۔

آخر میں میں ایک کلاریفکیشن (Clarification) اور منسٹر
سے چاہتا ہوں وہ یہ کہ اس بل کا منشا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چکلوں (Brothels)
میں طوائف بازی اور بدکاری کے اڈوں کی روک تھام کی جائے لیکن ہم دیکھتے ہیں
صرف شہر ہی میں نہیں بلکہ ریاست کے دوسرے حصوں میں بھی اکثر گھروں کوٹھیوں
دیوڑھیوں محلوں اور باسوں میں کئی ایسی لڑکیاں اور عورتیں بند ہیں جنہیں سول
میرج دھرم شاستر اور شرع شریف کے بنائے ہوئے قوانین ازدواج کی خلاف ورزی کرتے
ہوئے بند رکھا گیا ہے میں سمجھتا ہوں اس سے اکثر معزز ارکان بخوبی واقف
ہونگے ان کی مرضی کے خلاف انکے والدین نے ایسے اداروں کو کام میں لاکر
بعض لوگوں کے جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے بند کروادیا ہے یہ کوئی چھپی
ڈھکی بات نہیں بعض صورتوں میں ماں باپ سے لڑکیوں کو زبردستی چھین لیا گیا ہے
بعض معاملات میں اپنے روپے پیسے کے زور سے ان سے لڑکیاں حاصل کرلی گئی ہیں
میں خود ایسے والدین سے واقف ہوں جنہوں نے پولیس ایکشن کے بعد مجھ سے کہا تھا
کہ اب تو پولیس ایکشن ہوگیا ہے اب تو اس قسم کا ظلم و استبداد ختم ہونا چاہیے
ہماری عورتیں فلاں فلاں جگہ بند ہیں اللہ انہیں ہمیں واپس دلا دیجئے ایسی لڑکیاں
ہیں جو یہاں کے بڑے بڑے گاؤں اور محلوں میں نوابوں راجاؤں اور مہاراجاؤں اور
دیشمکھوں کے پاس بند ہیں اور یہ لوگ ان سے غیر قانونی طور پر ان کی مرضی کے خلاف اپنی
دلی اغراض کی تکمیل کرتے ہیں اب اگر حقیقی اصلاح چاہتے ہیں تو یہاں کے سب سے
بڑے جاگیردار اور دوسرے بڑے بڑے جاگیرداروں اور راجاؤں کے گھروں کو ٹٹولیے دیکھیے
کہ ان کے یہ اعمال کس قانون یا قاعدہ کے تحت جائز اور واجبی ہیں کیا وہ آپ کے اس
قانون سے بچ نکلیں یا وہ جرم میں آئے ہیں یا نہیں ؟ اگر آئے ہیں
تو انہیں پراسکیوٹ (Prosecute) کرکے سزا دینی چاہیے ۔ اگر ایسی
عورتوں کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ حکومت اس سلسلے میں قانون بنا رہی ہے
تو میں سمجھتا ہوں وہ کہینگی کہ ہم جن گھروں میں بند ہیں ان کا کیا ہوگا ؟
میں تو کہونگا کہ ایسے گھروں اور کوٹھیوں کو دیکھنا چاہیے جہاں خواصوں کے نام
پر عورتیں بند ہیں انہیں اسی طرح رکھنا کسی طرح بھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا
اگر ایسا ہے تو اس عمل کے مرتکب لوگوں کو ماخوذ کیا جانا چاہیے انہیں سزائیں دینی
چاہیے اور ایسی مظلوم عورتوں کو آزاد کیا جانا چاہیے یہی میری استدعا ہے ۔ اور
میں آنریبل منسٹر سے اسکی صفائی چاہتا ہوں کہ آپ کے اس بل میں کیا ایسا کوئی پراویژن
رکھا گیا ہے ؟

میں زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے صرف یہ کہونگا کہ اس بل کا مقصد ہے اس چکلے اور
قحبہ خانوں کی روک تھام ظاہر کیا گیا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۸ برس سے کم عمر
کی لڑکیوں کی تجارت ہوتی ہے اس کا الزام ہوا ہے ہمارے سماج میں ہم دیکھتے ہیں
کہ سرمایہ دار کے لئے لڑکیاں اور عورتیں بھی ایک کموڈٹی (Commodity) کی
؟

ہ ب کھی ہیں انہیں یہ جانا ہے کہ یہ رجلا جا ہے ہس قسم کے دھندے
او رٹریفک (Traffic) کی روک تھام کرنا اگر ہس قانون کا منشا ہے تو
پ منشا ہی کارروائی کی نہیں ہے ہس سے واقعی ہس کا تدارک ہو سکے میں ا مارات
ولس کے سپرد کردیے و ولس ا ہکو کو رگرد ے سے ہ ری دور ہو ہ سکی
اس دنوں کے ا دی دفعات میں و ہ کہاگیا ہے کہ سپرنٹ کو اطلاع دیکر کی
اجازت سے بولس گرفتار کرنے کی کارروائی کر سکی نا و بھی قانونی جار کار ہو ہ ار
کر سکی لیکن آخر میں ایک ہر و رن سا رکھ دیا گیا ہے جس سے پورے قانون کا
مقصد ساقط ہو رہا ہے اگر ہ ک س (ہ) دلی دفعہ (۲) دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ
پو پورا اختیار بولس کے ہاتھ میں دیدیا گیا ہے بولس ہر گھر میں ہے گھس کر
مداخلت کرسکتی ہے اگر ولس کسی کو پریشان کرنا چاہے تو اس کے لیے یہ آسان
حربہ ہو جائیگا ہس سے کسقدر نقصانات ہوسکتی ہیں میں ان پر اس وقت روشنی
ڈالنا نہیں چاہتا میں پوس کافی ہ ہے بس صرف یہ کہونگا کہ بولس کی بجائے
یہ کام سوشل سروس ڈپارٹمنٹ و عوامی نظیموں کی مدد سے انجام پائے

آخر میں میں اس بل کے بارے میں پکرر یہ کہونگا کہ یہ بس اس کا سائنٹفک
حل معلوم کرنے کی ضرورت ہے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہمارے سماج کی وہ کونسی
رائی ہے جس کی وجہ سے ہماری بھی بہنیں جسم فروشی پر مجبور ہوگئیں اس بنیادی
خرابی کو محسوس کرکے اسکی اصلاح کی جانی چاہیے جس ولس کے ہاتھ میں ر
دیدیا جانا کوئی سائنٹفک اپروچ نہیں ہماری ریاست میں جاگیردروں راجاوں دیسمکھوں
ور نوابوں کے پاس خواصوں اور دوسرے ناموں سے جو عورتیں ور لڑکیاں رکھی گئی
ہیں انہیں اس قید سے آزادی دلائی جانی چاہیے

مجھے اس سے زیادہ کچھ کہنا نہیں ہے

(Cheers)

سری متی جے ایم راجمنی دیوی (سرسلہ محفوظ) ہمارے ہوم منسٹر نے جو بل پیش
کیا ہے و خاص طور پر عورتوں ہی کے کام کو روکنے کے لیے ہے لیکن میں یہ کہونگی کہ
جو لوگ عورتوں کے ساتھ بری حرکت کرتے ہیں وہ بھی اس کے ذمہ دار ہیں ہم
دیکھتے ہیں کہ ہمارے سماج میں ساسترون او پستکوں میں بھی عورتوں ہی کے لیے
کے لیے سخت قوانین ہیں مردوں کے لیے سدھرنے کے موقعے نہیں دیے جاتے اس خرابی
مردوں کو بھی ذمہ دار ہونا چاہیے میرے بھائی مخدوم صاحب نے جو کہا ہے
میں ان کے خیالوں کی تائید کرونگی ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں کو باندیاں بنا کر
ان سے حد سے کرالیتے ہیں اور انکی زندگی اسی بندوڑی میں ختم ہوجاتی ہے گورنمنٹ
کو اس بارے میں سوچنا چاہیے کہ انکے ساتھ ایسا سلوک نہ ہو اسکو روکنے کے لیے
اگر پولس کے ہاتھ میں اختیار دیدیا جائے تو میں یہ کہونگی کہ وہ اصلی قصور وار کو
چھوڑ کر اچھی اچھی لڑکیوں کو پکڑ لینگے اور انہیں بھی برا بنادینگے جس طرح ہم

دیکھتے ہیں کہ کمیونسٹ موومنٹ میں پولیس نے استعمال کیا کہ بعض مرتبہ جائے کمیونسٹوں کو پکڑنے کے جو عورتوں کے بردہ فروشوں کو اسی طرح سے بھی پولیس والوں اور کونوں کو پکڑ سکتے اور بلاوجہ الزام لگا کر بچے گروہ کو بکے کہتے ہیں وہ دخل کرنے سے انکار کریں اور انکے خلاف کوئی کارروائی کر سکے سارے میں کہونگی کہ پولیس کی جانب سے اختیار سوشل سروس ڈپارٹمنٹ کو دینا چاہئیے یا کوئی سی کمیٹی اکمیٹی بنانا چاہئیے کہ یہ واقعات کی اطلاع وہاں سے در کمیٹی والے مناسب کارروائی کریں ہم چاہتے ہیں اسی وسیع ہی اسٹڈیسٹ موو کرنے والی ہوں

مسٹر گوپال راؤ اکبوٹے (جادرگھاٹ) مسٹر اسپیکر سر اس بل نمبر (۳) پر بحث و مباحثہ کے دوران میں یہ حسن اتفاق ہے اور میں تو اسکو حسن اتفاق ہی سمجھتا ہوں کہ ممبر رکن حضور نگر کو میڈن اسپیچ (Maiden Speech) برائے تھلس اینڈ امارل ٹریفک (Brothels and Immoral Traffic) پر دی ڈی ای اس بل کے جو اغراض و مقاصد بل کے وجوہ میں بتلائے گئے ہیں ان سے انہوں نے اختلاف بھی نہیں کیا اور ظاہر ہے ہو بھی نہیں سکتا اسلئے کہ یہ سماج پر ایک برا کلنک ہے یہ برائی سماج کو دلت کی بربادی کر لیجانے والی ہے یہ برائی سینکڑوں برس سے ہمارے سماج میں چلی آرہی ہے اس برائی کو دور کرنے کی بابت کوئی جماعت کو اختلاف نہیں اسوقت جو ایکٹ ہاؤس کے سامنے پیش کیا جارہا ہے ایسے ہی ایکٹس ہمارے مصاحبہ صوبجات مدراس بمبئی اور بنگال میں بھی نافذ ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ان صوبجات میں ان سے بہتر نتائج برآمد ہوئے ہیں اور کوئی رکن ممبر ان حقائق سے انکار نہیں کرسکتا لیکن اس بل کا جو بنیادی اصول ہے میری ناقص رائے یہ ہے کہ اس کے سمجھنے میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے محترمہ اسپیکر (Speeches) سننے کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ پولیس کو اختیار دینے کے معنے یہ لئے جا رہے ہیں کہ اسی لڑکیاں جو دلت سے نکلنے کی جانب اس میں ڈھکیلی جارہی ہیں یہ صحیح نہیں ہے اس قانون کے (۶) دفعات جو جرائم کے متعلق ہیں اگر ان پر سرسری نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ان افعال کو جرائم قرار دیا گیا ہے جن کی صراحت دفعات نمبر ۸ - ۹ ۱ ۲ میں ہے

اس قانون کے یہ (۶) دفعات جو جرائم کے متعلق ہیں ان پر اگر سرسری نظر ڈالی جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ یہ جرائم کیسے ہوئے ہیں دفعہ ۳ کو سرسری طور پر ملاحظہ فرمائیں تو یہ معلوم ہوگا کہ براتھل کو چلانے والے یا اسکا موقعہ دینے والے کو قابل سزا قرار دیا گیا ہے اسطرح دفعہ ۵ ہے اگر اس پر دھیان دیا جاتا تو یہ سارے اعتراضات جو کئے گئے ہیں وہ نہ ہوتے اس دفعہ کا تعلق صرف اس قدر ہے کہ لڑکیاں جو برے مقاصد کیلئے استعمال ہوتی ہیں انہیں ڈس آرڈرلی ہاؤس (Disorderly House) سے نکال کر انکا مناسب طریقہ سے انتظام کیا جائے اسلئے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ پولیس کو غیر معمولی اختیارات دئے گئے ہیں وہ کسی طرح کسی

کے گھر میں نہیں گھس سکے جب مکمل طور پر شہادت نہیں ہو اور اسکا اطمینان
ہوجائے کہ وہ پبلک ہاوس کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے تو مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ
آف پولیس جو وارنٹ جاری کریگا وہ دفعہ کے تحت جاری کیا جائیگا

دفعہ ۶ میں رسکیو ہوم (Rescue Home) کے متعلق احکام دیے گئے
ہیں جس لڑکی یا عورت کو ایسے گھر میں رکھا جائیگا جسکو پولیس مناسب سمجھے
یہ عام طور پر خیال کیا جارہا ہے کہ پولیس کے قبضہ میں لڑکیاں لی جائینگی اور
اسطرح وہاں انکے ساتھ بدسلوک ہوگا اور جس سے قانون کا مقصد فوت ہوجائیگا میں
سمجھتا ہوں کہ درمیانی مدت (Period) کیلئے یہ انتظام کیا گیا ہے جسکے متعلق یہ
عوام میں شبہ پیدا ہوسکتا ہے اسکے لیے گورنمنٹ رسکیو ہوم (Rescue Home)
قائم کریگی یا حوالہ کی انجمن یا دوسری کسی انجمن کو ان اغراض کے لیے گورنمنٹ
قبول کرسکتی ہے

دفعہ ۷ پر میں روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ بہت اہم ہے اور اس کے
متعلق ہاوس میں عام طور پر غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے پولیس کو جو اختیارات دیے
جارہے ہیں انکے بارے میں خطرہ محسوس کیا جاتا ہے کہ پراسیکیوشن کا ناجائز استعمال کرے
جسے روکنے کیلئے یہ اختیارات دیے جا رہے ہیں یہ تصور کیا جارہا ہے کہ لڑکیوں کو
[?] درست کرنے کے پولیس کے ہاتھوں میں سونپا جارہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ
خیال بنیادی طور پر صحیح نہیں ہے [?] کی جانب سے ہمارے سامنے اس قانون کو
غلط طریقہ پر پیش کیا جارہا ہے

Subsequent treatment of girl committed to suitable custody under S 5 (2)

چلڈرن ایکٹ (Children Act) اور دفعہ ۷ کو یہاں لایا گیا ہے جو
بہت اچھی بات ہے یہ اسلیے کیا گیا کہ ایسی لڑکیوں کو جو بے راستہ پر ہیں انہیں
غلط راستہ سے نکال کر ٹھیک ایسی فضا میں رکھا جائے کہ وہ اپنی مابعد زندگی کو اچھی
طرح گزار سکیں یہ کہنا کہ پولیس کے ہاتھ میں جانے سے انکی عصمت پر اور بھی حرف
آئیگا صحیح نہیں ہے براتھلس یا ڈس آرڈرلی ہاوس اس سے سدباب مقصود ہے

دفعہ ۸ میں اس قسم کے لوگ جو عصمت فروشی کی بنا پر اپنا روزگار فراہم کرتے
ہیں انکے لیے سزا مقرر کردی گئی ہے ان سارے دفعات کو پڑھنے کے بعد دماغ پر جو
اثر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قانون بنانے والے کے پیش نظر ایک تصور تھا کہ لڑکیاں یا
عورتیں پیدائشی طور پر ایسے ماحول میں نہیں جانا چاہتیں بلکہ جب انکا ماحول ایسا
ہوتا ہے تو وہ مجبور ہوجاتی ہیں لہذا قانون کا مقصد یہ ہے کہ ان لڑکیوں کو سزا
دلائے جو ایسا لو سودا کرنا چاہتی ہیں اسلیے پہلے فضا کو سازگار بنایا جائے تاکہ
ماحول کی وجہ سے کوئی بھی مجبور نہ کرسکے قانون ساز یہ سمجھتا ہے کہ لڑکی فطرتاً ایسی
نہیں ہوتی اور یہ جوانی فطرت کا پہلا عنصر ہے جسکو پیش نظر رکھکر قانون بنایا گیا

ہے کہ وہ غلط راستہ پر خود نہیں جاتی بلکہ ماحول اسکو مجبور کرتا ہے جاہے ہر ہے
دوست سکو معاشی مجبوری کہیں یا برے سماجی حالات بنائے دفعہ ۸ میں ایسے لوگوں
کو بھی جو لڑکیوں کی عصمت فروشی کرتے ہیں قابل سزا قرار دیا گیا ہے

بل کے بعد دفعہ ۹ اور ۲ ہیں جو اہمیت رکھتے ہیں لیکن مجھے
میں صرف ایک دفعہ پر کہنا ہے میں نے جو ترمیم مجوزہ دوست نے پیش کی ہے جو دلائی ہے وہ
خیال ظاہر فرمایا کہ اس سے پولیس کو غیر معمولی اختیارات دئے جا رہے ہیں جو
دفعہ ۹ میں ۲ ہے دفعہ ۵ میں یہ ہے کہ میں نے بتلایا اسکا کافی اطمینان ہو جائے
کے بعد کہ یہ ریل ہاوس ہے یا ڈسٹرکٹ ہاوس ہے پولیس افسر کو یہ اختیار دیا
گیا ہے کہ وہ جا کر اس لڑکی کو برآمد کرے اور دفعات ۵ ۶ اور ۷ وغیرہ کے تحت
جو پروسیجر (Procedure) مقرر کیا گیا ہے اختیار کرے جو ان اس لڑکی کی
حفاظت کے لئے ضروری ہے لہذا ہر بیمار کی جا سکتی ہیں سمجھتا ہوں کہ یہ پولیس کو
غیر معمولی اختیار نہیں دیا گیا ہے اگر مجوزہ رکن ایسا سمجھتے ہیں وہ قانون کا غلط
انداز لے رہے ہیں اس قانون کا مقصد اطراف و اکناف کی برائیوں کو درست کرنا ہے تاکہ
یہ لڑکی ایک اچھے ماحول میں ڈالی جاسکے ریفارمیٹری اسکول (Reformatory School)
میں ڈالی جائے اکٹھیں اور جہاں گورنمنٹ یہ انتظام کرے کہ وہ ایک اچھی
شہری اور ایک ماں بن کر عورت بن سکتی ہے ان تمام دفعات کا بنیادی منشا یہی ہے
ان دفعات کے بارے میں جو خواہ مخواہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے

دفعہ ۷ جو قواعد بنانے کا دفعہ ہے اسکو سرسری طور پر دیکھا جائے تو اس سے
بھی یہ معلوم ہوگا کہ مسودہ سازی کے پیش نظر یہی ہے کہ لڑکی کو برآمد کرنے کے بعد
اسکی زندگی کو بنانے کے لیے جو کوئی طریقے ہیں جو اختیار کیے جا سکیں جیسا کہ
میں نے اس سے پہلے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی اچھا قدم ہے تاکہ
وہ لوگ جو غلط راستہ پر ہیں انہیں وہاں سے نکال کر اچھے راستہ پر گامزن کیا
جائے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس قانون میں کوئی خامیاں ہی نہیں ہیں لیکن
جب ہم قانون بناتے ہیں تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہم ایک اہم اصلاح کے لیے ایک
بڑی قدم اٹھا رہے ہیں جس سے موثر نتائج نکلیں اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ ہم کو
اس قانون کا استعمال کرنا چاہیے گورنمنٹ نے جو قانون ہاوس میں لایا ہے اس کا ایک
عرصہ سے عوام مطالبہ کر رہے تھے میں اس کے لیے ہمارے ہوم منسٹر کو مبارک باد
دیتا ہوں کہ انہوں نے پہلی مرتبہ ایسا قانون ہاوس میں پیش کیا جس سے سارے سماج
کے ماتھے پر لگا ہوا کلنک کا ٹیکہ دھویا جاسکے گا۔

مسز بی شاہجہاں بیگم (زگی) اس قانون کے لائے جانے کی مجھے بہت خوشی ہے
لیکن ساتھ ہی ساتھ شرم سے میری گردن جھک جاتی ہے کہ ہم مظلوم عورتوں پر ایسے
مظالم ڈھائے جاتے ہیں لیکن میں ہمارے منسٹر صاحب سے پوچھتی ہوں کہ کیا یہ

حرکات بھوک کی خاطر پیٹ کی آگ بجھانے کی خاطر اور مجبوری سے نہیں کیے جاتے ؟
لیکن مرد تو محض اپنی زندگی کے عیش کی خاطر ایسا کرتے ہیں اور اسکو جاری رکھنا
چاہتے ہیں میں پوچھتی ہوں کہ کیا اس قانون میں مردوں کے لیے بھی کوئی سزا ہے؟
قانون بنانے والے مرد ہوتے ہیں کیا اسی لیے مرد کے لیے کوئی سزا نہیں ہوئی ؟
مظلوم عورت ہوئی ہے اسارے ہر جرم اسکے سر تھوپ دیا ہے میں یہ سمجھتی ہوں
کہ کوئی لڑکی کوئی عورت کوئی بہن کوئی ماں جو کہ سب کے پاس ایک ہی دل ہے
اور جو یہ سے ایسے دل سے اس دولت کو جو قدرت نے اسے دی ہے ہرگز کسی کو
دینے کے لیے راضی نہیں ہوتی کسی مجبوری یا بھوک کی خاطر ہی ایسا کرتی ہے ۔
پیٹ کی آگ بجھانے کی خاطر ایسا کرتی ہے لیکن کیا ان مردوں کو جو انہیں لیکر دھندے
چلاتے ہیں اور انہیں مجبور کرتے ہیں کوئی سزا نہیں دیجائیگی ؟ اگر سزا نافذ ہو تو
کیا صرف عورت ہی ہو ؟ پولس کے حوالہ اگر کی جائے تو عورت ہی کی جائے کیا
مرد اس میں شریک نہیں ہے ؟ میں کہتی ہوں کہ اگر عورت گنہگار ہے تو اس میں
مرد بھی برابر کا شریک اور گنہگار ہے اسلیے جو مرد ایسا کام کرتا ہوا پایا جائے
اسکو بھی جو انہیں سمجھتے کی سزا دیجانی چاہیے ۔ عورتیں تو یہ کام مجبوری سے اور پیٹ
کا دوزخ بھرنے کی خاطر کرتی ہیں اس لیے سزا نہیں دیجانی چاہیے جو اپنے گھر میں ماں
بہن رکھتے ہوئے بھی ایسے برے اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں یہ ایک نہایت ہی
درد ناک بات ہے مجھے اس قانون سے بالکلیہ اتفاق ہے میں اسکے ساتھ یہ بھی
کہونگی کہ اس قانون کو روبہ عمل لانے کے لیے نہ صرف پولس کا ہاتھ ہونا چاہیے بلکہ
سوشل ورکرس کا تعاون بھی ہونا چاہیے حال میں میں نے ایسی خبریں دیکھی ہیں
کہ پولس جانتی ہے کہ فلاں جگہ ایسا ہو رہا ہے لیکن وہ کچھ کارروائی نہیں کرتی
بلکہ پولس خود اس میں شریک رہتی ہے ۔ ایسی صورت میں اس کیلیے نان افیشل
(Non official) لوگوں کی کمیٹی بنائی جانا مناسب ہے صرف پولس کے حوالہ
اس قانون کو کردیے جانے کے معنی یہ ہونگے کہ ان کے لیے مزید آمدنی کے ذرائع مہیا
ہوجاسکیں ۔ (Laughter)

ہوگا یہ کہ جس نے انہیں کچھ دیدیا وہ نہیں پکڑا جائیگا اور جس نے کچھ نہیں دیا وہ
پکڑا جائیگا اسلیے نان افیشل لوگ بھی اس کام میں شریک ہوں اور دلچسپی لیں تو میں
سمجھتی ہوں کہ زیادہ بہتر ہوگا ۔ میرے بھائی شری مخدوم محی الدین نے بتایا کہ اس
میں پولس کا ہاتھ ہونا چاہیے میں انکے اس سجشن (Suggestion) سے
متفق نہیں ہوں ایسے معاملات میں عموماً غنڈوں کا ہاتھ ہوتا ہے اگر سوشل ورکرس
(Social workers) ایسے لوگوں کے مقابل پر جائینگے تو
غنڈوں سے مقابلہ کرنا مشکل ہے اسلیے پولس کا دخل بھی اس میں رہنا بہتر ہوگا ۔
لیکن میں کہونگی کہ محض پولس پر اس کام کو نہیں چھوڑنا چاہیے سوشل ورکرس
کو اس کا اختیار ہونا چاہیے کہ جب انہیں کوئی ایسی بات معلوم ہو تو وہ ساتھ ہی

کرسکیں میں اس بل سے متعلق یہ استدعا کروں گی کہ ایسی عورتوں کے ساتھ ساتھ
ان بھائیوں کو بھی سزا ملنی چاہیے جو ان افعال کے مرتکب ہوتے ہیں اور عورتوں
کو آمادہ کرتے ہیں اگر لالچ نہ دیا جائے تو کون عورت ہوگی جو ایسی حرکت
کرسکتی؟ اگر اس جنس کے خریدنے والے ہی نہ ہوں تو بیچنے والے بھی نہ ہونگے اسلئے
سب سے پہلے سزا کے سزاوار ہمارے مرد بھائی ہیں جب معلوم ہو کہ کسی مرد نے
ایسی بیجا حرکت کی ہے تو اسکو بار بار سزا ملنی چاہیے

Shri M S Rajalingam (Warangal) Mr Speaker Sir the legal approach and the mind of the whole Bill has been well portrayed by one of the luminaries from this side That is why I do not feel like repeating over that issue But I would like to divert the attention of the House to certain points which we have missed While I agree fully that it is the highest moral standards of the society that are going to root out this prostitution or debauchery—or anything of that sort I feel Sir that there is one duty cast on us When we are in the process of achieving this perfect stage of society, we as Members of the Legislature cannot sit idle with folded hands It is during this interval that we have to think more of our duties and I think this House has rightly applied its mind to this problem and that is why a Bill of this nature has come

If we peruse the Statement of Objects and Reasons it will be very clear that the immoral traffic of women is going to be checked by this enactment It is the intention of the House to check such things and there is no difference of opinion over this The actual difference of opinion seems to be in interpreting certain facts or tracing the roots of this prostitution as being purely economic We are thinking that it is only poverty that is responsible for prostitution and that is the reason why we are erring in our judgement I am afraid Sir it is not only poverty that is responsible for prostitution but there are also certain psychological sentimental and other factors that are also responsible for this, I am sure, the Bill which is placed before the House has taken all the aspects of the question into consideration

Sir we are under the wrong notion and whenever the word Police is used we identify it in the immoral side of their actions if any Whether we intentionally do it or whether it is due to the logical result of the past repercussions,

I wish to point out that all of us should be conscious of the fact that it police cannot be isolated from the Government I think that Social Service Department is something good and police is bad is a thing which we are not in a position to understand—and which I for one can never understand I am not in a position to isolate the Legislature Executive and the Judiciary from the Government To think on these lines will be doing great injustice in the name of the Government If perhaps a policeman has commited a blunder I must unhesitatingly say that it is in tune with general reflections of the average moral standards of the Society Just as we are bound to reform such a person if he were outside through the social organisation— may it be Mahila Sabha or Social Service Department we have got a moral responsibility even to reform the police We cannot disown these responsibilities when we feel that we cannot disown these responsibilities to say that because a certain portion of this is going into the hands of the police we anticipate and expect untoward incidents of an unimaginable nature is something that does not befit this House I therefore would like to draw the attention of the House once more to this point that it is not only for a good man who by force of impulse and environment has gone wrong that this Bill is being brought in here but it is also for those people who by nature are violent goondaic and immoral and perhaps no amount of reason no amount of goodwill or approach through social organization can check such persons As one of my sisters pointed out it is only the police that can check this and after all when this Bill is going to be a restraint on the organised efforts of certain individuals or bad characters why should we hesitate to support this Bill in toto If we have got any amendment we can consider it on the merit of the issue Just as one or two Members on this side and the other side of the House pointed out punishment should not be confined to particular sex I agree with that view Sir Whoever he may be irrespective of sex punishment should be given We are not hesitant to respond to genuine faults But one thing Sir this sort of isolation and compartmentalisation of psychological imagination or thought is dangerous in running a Government and more so in framing a law I personally admit and feel that we must uphold the Bill with all the dignity and strength that this House commands and pass it in toto Of course with certain amendments if they are to come of such nature that have been already suggested

شری سری پت راؤ تواسکر منسٹر سنکر میں بل پر جنرل ڈسکشن
(General Discussion) ہوا ایسے میں نے سنا میں سمجھتا
ہوں کہ آنریبل ممبرس کے دلوں میں ایک غلط فہمی ائی ہے جسے دور کرنے کی میں
کوشش کرونگا

آنریبل ممبر حضور نگر کانسٹی ٹیونسی نے اپنی اسپیچ میں بتایا ایک گھٹہ لیا
میں یہ سمجھ سکا کہ وہ سائنٹفک اپروچ (Scientific Approach)
کا ہے خود انہوں نے بھی کہا یہ اپروچ نہیں یا جب قانون بنایا جاتا ہے تو
اسکے لیگل پوائنٹس (Legal Points) کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اور
جس مقصد کے تحت قانون بنایا جاتا ہے اس مقصد کو پیش نظر رکھا جاتا ہے مذہبی
اور اخلاقی اصولوں کو جس حد تک قانون میں ایک کیا جاسکتا ہے شریک کیا
جاتا ہے لیکن ہم دل میں یہ غلط فہمی پیدا کرلیں کہ فلاں مذہبی اصول کے خلاف
یہ قانون جاتا ہے اور فلاں اخلاقی اصول کے خلاف جاتا ہے تو یہ بحث مناسب ہوگی
اگر اس نقطہ نظر سے قانون کو دیکھیں تو قانون بنانا مشکل ہو جائیگا قانون کی
ذمہ داری دو طرح سے سمجھی جا سکتی ہے دیوانی اور فوجداری کسی بھی کسی
قانون کے ذریعہ سمجھی پابندی عاید کی جاتی ہے اور اسکی تعمیل کا پابند کیا جاتا ہے
اسکے سوا کوئی سائنٹفک طریقہ ہو سکتا ہے یہ کہا جا سکتا ہے میری سمجھ میں
نہیں آتا سنگین جرائم میں عمر قید کی سزا کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سماج سے برائی دور
ہو اور جرم کا ارتکاب کرنے والے سزا کے خوف سے اس برائی سے باز آئیں جس برائی
کو دور کرنے کیلئے اس بل کو پیش کیا گیا ہے اسکو سول انتظام کے تحت نہیں لیا
جاسکتا اسلئے اسکو دوسرے قانون کے تحت قرار دیا گیا ہے سائنٹفک طریقہ سے غور
کرنے کیلئے یہ دیکھنا ہوگا کہ سماج میں یہ برائی کیسے ہے کہ اس قانون پر اسطرح
غور نہیں کیا گیا اسلئے یہ اپروچ (Approach) یہ نقطہ نظر غلط ہے اسطرح
سوچنا غلطی ہے غیر قانونی افعال کو قانون میں لاسکتے ہیں فوجداری طریقہ سے
ذمہ داری عاید کی جا سکتی ہے مذہبی اور اخلاقی اصولوں کے خلاف جو جرم ہوگی
اسکی ذمہ داری عوام قانون کے ذریعہ عاید نہیں کیجاسکتی جن افعال کا اس میں
ذکر ہے انکو اس میں پیش کیا گیا ہے جس بل کو ہاوس کے سامنے پیش کیا گیا
ہے اسکے دو مقاصد ہیں غور سے اس بل کو پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جو کوئی
ناجائز فائدہ حاصل کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت اسکو سزا دینے کے احکام اس میں
موجود ہیں جو لڑکیاں دوسروں کے مجبور کرنے کی وجہ سے راہ راست چھوڑ کر برائی
میں پڑجاتی ہیں انکی اصلاح کیلئے چند احکام مدون کیے گیے ہیں

ان کی اصلاح کی غرض سے چند احکام مدون کیے گیے ہیں اس قانون کے
دو الگ الگ حصے ہیں جنکے دیکھنے سے واضح ہو جائیگا کہ جو مرد ہو یا عورت
دونوں کو اس قانون کے ذریعہ سزا دیجاسکے گی چھوٹی چھوٹی لڑکیوں پر جو ظلم ہورہا

ہے اسکی اصلاح کے لیے بھی اقدام کیا گیا ہے ۔ ان کو اچھی طرح سے حفاظت میں رکھا
جاسکا اور نہ دیکھا جاسکا کہ ان کی اصلاح کس طرح ہو رہی ہے ۔ قانون بنانے کا جو
طریقہ ہوسکتا ہے وہ نہیں ہو سکتا ہے ۔ کریں اور سائنٹفک نظریہ رکھ کر قانون نہیں
بنایا جاسکتا ۔ انسان سماج میں رہتے ہیں ۔ لیکن اس کے لیے محض قانون بنانے سے کچھ
نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے دوسرے سماجی طریقے بھی اختیار کرنے پڑتے ہیں ۔ میں مثال
کے طور پر ہاؤس کے سامنے یہ چیز رکھتا ہوں کہ اگر سائنٹفک طریقہ کو سامنے رکھ کر
قانون بنایا جائے تو تمام قانون تعزیرات کو بدل دینا پڑیگا ۔ اور یہ کہہ دینا پڑیگا کہ
چونکہ اس میں سائنٹفک اپروچ نہیں ہے اس لیے تعزیری قانون غلط ہے ۔ قانون بنانے
کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسے افعال کا انسداد ہو ۔ اگر اس کا انسداد نہ ہو تو یہ
قانون کی کمزوری نہیں بلکہ یہ سماج اور دیگر حالات کی وجہ سے ہے ۔ لیکن پھر بھی
قانون کا وجود ضروری ہے ۔ محض قانون سے ہی تمام برائیاں دور نہیں ہو سکتیں ۔ بلکہ
اسکے لیے دوسرے طریقے بھی اختیار کئے جانے ضروری ہیں ۔ اگر یہ کہا جائے کہ تمام
برائیوں کا حل ایک ہی قانون میں مل جانے یا یہ کہنا کہ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ غلط
اپروچ ہے یا سائنٹفک طریقہ نہیں ہے تو میں کہونگا یہ قطعاً غلط ہے ۔ قانون اخلاق
حد تک پیش نظر بھی رکھا جاتا ہے ۔ لیکن قانون میں صرف وہی چیزیں لی جاسکتی
ہیں جو لی جانے کے قابل ہوں اور جو چیزیں نہ لی جانے کے قابل ہوں وہ نہ لی
جائیں ۔ ایک اعتراض اس بل پر یہ بھی کیا گیا کہ اس بل کے ذریعہ ایک طرف
عصمت فروشی کی تجارت دبائی جا رہی ہے اور دوسری طرف سزا مقرر کی جا رہی ہے ۔ میں نے
پورا بل پڑھا ہے لیکن کوئی دفعہ اس میں ایسا نظر نہیں آتا جسکے ذریعہ موٹروں کے لیسنس
کی طرح بدکاری کے لئے بھی لیسنس دینا طے کیا گیا ہو ۔ بلکہ جو اس قانونی طور پر
اسکی نہیں ان کو پیش نظر رکھ کر ہی یہ قانون بنایا گیا ہے ۔

میں نے اپنے چند خیالات کو اس لئے پیش کیا کہ تھوڑی سی جو غلط فہمی
پائی جا رہی ہے وہ دور ہو جائے ۔

శ్రీ కె యస్ వరసింహారావు—(ఇల్లెందు)

స్పీకర్, సర్,

ఇప్పుడు మన ముందు బిల్లు నెంబరు 30 ప్రవేశపెట్టబడింది ఇది పూర్తిగా వ్యభిచార నిర్మూలనబిల్లు అనడానికి వీలులేదు ఇది వ్యభిచారాన్ని అదుపులో పెట్టడానికి మాత్రమే తీసుకురాబడినది—అని చెప్పవలసి యున్నది అయితే ఇప్పుడు దీనిని పూర్తిగా వ్యభిచారాన్ని నిర్మూలించుటకు తీసుకురాలేదని ప్రతిపక్షంలోని ఒకరు ఈ బిల్లును గురించి విమర్శిస్తూ, లైసెన్సు (Licence) పొంది వ్యభిచారం చేసుకునే అవకాశం కల్పిస్తున్నారని అంటున్నారు అదొక పొరపాటని ప్రభుత్వపక్షంవారు అంటున్నారు ఈ బిల్లును ఎవరూ ధిక్కరించటంగాని వ్యతిరేకించడముగాని చేయటములేదు ఇది ఏ భావాలతో, ఏ సదుద్దేశాలతో ప్రవేశపెట్టబడిందో

వాటిని అందరూ గౌరవిస్తున్నారు ఈ నీచవృత్తిని నిర్మూలించాలంటే సమాజంలో మార్పులు తీసుకొనిరావడానికి నేటి ఆర్థిక సామాజిక పరిస్థితులను దృష్టిలో పెట్టుకొని దీనిని ఆలోచించాలి వున్నది

అసలు వ్యభిచారము ఎక్కడైతే వుందో అది తీవ్రతగా అభివృద్ధి చెందడానికి కారణాలు ఏమిటి? పునాదులు ఏమిటి? అనేదే మనం స్పష్టంగా చూడాలి ఈ పునాదుల విషయంలో ఏమీ ఆలోచించకుండా వ్యభిచారాన్ని నిర్మూలించడానికి పూనుకుంటే, గడచిన ప్రభుత్వం ఏవిధంగా చట్టాలుచేసి వాటిని అమలు పరచలేకుండా పోయిందో ఇదికూడా అట్లాగే అవుతుంది మనం సమాజంలో సంస్కరణల్ని కోరుతున్నాము కావున మనము సమాజములోని కుళ్ళును తీసివేసి సమాజాన్ని సరియైన మార్గములో పెట్టగలిగిన చట్టాలను నిర్మించాలనేది దృష్టిలో పెట్టుకోవాలి అట్లుగాక మనం నామమాత్రానికి చట్టాలు నిర్మిస్తే ఆ చట్టాలు పరిస్థితులను పరిష్కరించకపోగా ఇంకా అధ్వాన్న పరుస్తవి

అయితే, సమాజాన్ని సరియయిన పద్ధతులలో పెట్టడానికి చట్టాలుచేశామని చెప్పుకోడానికి కాకుండా సమాజాన్ని ఉద్ధరించడానికి పూనుకోవడం అవసరం అది ఏ ఏ పద్ధతులద్వారా పూనుకున్నదీ చెప్పవలసియున్నది ప్రభుత్వపక్షంలో ఒక పెద్ద ఆహారము ఏర్పడింది ఇక్కడ ప్రతిపక్షంవారు ఏది చెబుతున్నా అది ప్రభుత్వ పక్షాన్ని విమర్శించడానికి మాత్రమే చెబుతున్నారను కోవడం జరుగుతోంది ఇవ్వాళ పోలీసుకు ఈ సమస్యమీద అధికారం వప్పగించినట్లయితే అసలు సమస్య పరిష్కరింపబడకపోగా వారి అక్రమ ఆదాయం, సంపాదన తీవ్రంగా పెరిగిపోతాయని ప్రతిపక్ష సభ్యుడు చెప్పడం జరిగింది ప్రభుత్వ పక్షంనుండి కూడా ఒక మహిళ ఆ ప్రకారమే చెప్పడం జరిగింది పోలీసు ప్రభుత్వంలో ఒక భాగం పోలీసునే అనుమానించినట్లయితే ప్రభుత్వాన్ని కూలదోయడం అవుతుంది సోషల్ సర్వీసువారికి (Social Service) ఈ బాధ్యత వప్పగించాలంటున్నారు గాని పూర్తిగా పోలీసుకు వప్పగించకూడదని అంటే ప్రభుత్వానికి ఏదో మోసము తీసుకువచ్చి ఏదో చేయబోతున్నారని ప్రభుత్వ పక్ష సభ్యులొకరు అనడం జరుగుతోంది

ఇవ్వాళ్ళ ప్రభుత్వంలో పోలీసు ఒక భాగమే కాని అట్టి పోలీసుద్వారా పరిష్కరింపబడు తున్న సమస్యలు ఏవిధంగా ఉంటున్నాయో చూచినట్లయితే అవి సమాజాన్ని ఉద్ధరించడంకంటే తప్పుదు త్రోవలో తీసుకుపోవడం జరుగుతోందని, తెలంగాణాలో కమ్యూనిస్టు నిర్మూలనా పేరుతో స్త్రీలను ఏ విధముగా అవమానపరచింది ఒక మహిళాసభ్యురాలు చెప్పింది ప్రివెంటివ్ డిటెన్షన్ (Preventive Detention) చట్టాన్నిగురించి పార్లమెంటులో ప్రధానమంత్రి నెహ్రూ సమాధానము చెబుతూ ఆ చట్టము తెలంగాణాలో పొరపాటుగా ఉపయోగింపబడిందని, దానికి పోలీసు ఉద్యోగుల అనాలోచిత నిరంకుశ చర్యలే కారణమని ఒప్పుకుంటూ దానికి అనేక కారణాలు కూడా వెల్లడి చేశారు అంటే ఒకటి స్పష్టము అవుతోంది ఎవరైతే అధికారమును అక్రమము చేసుకొని అధికార గర్వముతో ప్రవర్తిస్తారో, వారికి ఇటువంటి చట్టాలను వప్పగించినట్లయితే సమాజము సరియైన త్రోవను పడకపోగా, ఇంకా చెడుత్రోవను దిగజారి పోతుందని తెలుసు కోవాలి ఇవ్వాళ్టి సమాజాన్ని సంస్కరించు రీతిగా చట్టాన్ని సైంటిఫిక్ (Scientific)

దృక్పథములో చేయుటకు మేము ఇచ్చట కూర్చొలేదు ఏదో ఒక చట్టాన్ని చేయడానికిమాత్రమే కూర్చున్నాము—అంటే చాలదు వెనుకటి పరిస్థితులను దృష్టిలో పెట్టుకొని సైంటిఫిక్ గా సమాజాన్ని అభివృద్ధి పరచు రీతిగా చేయాలి సమాజాభివృద్ధికి నూతన పద్ధతులద్వారా చట్టాలను నిర్మించాలంటే, నిరంకుశ ప్రభుత్వముచే నిర్మింపబడిన ఎన్ని రాజీరాక్ చట్టాన్ని కలక్రిందులు చేయాలని, అది సాధ్యపడదని చెప్పడం జరిగింది పాతచట్టాలను మార్చవలసిన బాధ్యత మనమీద ఉంది వాటిని సవరించుటకే మనకు ప్రజలు ఓట్లనిచ్చి పంపారు కాని పాతచట్టములను రద్దు పరచకుండా వాటి హద్దులలోనే కొత్తచట్టాలను చేస్తామంటే సరిపోదు పాతచట్టాల స్థానే నూతన ప్రజాస్వామిక చట్టాలను నిర్మించడం అవసరం ప్రజలు కష్టాలను దూరంచేయడానికి సమస్యలను పరిష్కరించడానికి గాను ఒక్క నిరంకుశ ప్రభువుకు బదులు ౧౩౫ మంది ప్రజా ప్రతినిధులను ఎన్నుకొని ఇక్కడకు పంపారు గాని ఈనాడు జరుగుచున్న ఘోరమేమిటి? ఎన్నికలకాలంలో మనము ప్రజలకు ఏమి చెప్పాము? మన సమాజాన్ని అభివృద్ధిపరచుకొనుటకు పాత చట్టాలను సవరిస్తామన్నాము

مسٹر اسپیکر ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایوان کے ہوم ممبر آپ کی تقریر کا جواب دیں وہ اپنی بھاشا میں تقریر کیجئے جو سب کی سمجھ میں آئے ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ ۔ میں اردو میں کچھ بول سکتا ہوں لیکن اپنے خیالات کا اظہار اچھی طرح نہیں کر سکتا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اچھی تقریر کرنا ضروری نہیں ہے ۔

శ్రీ కె యల్ నరసింహారావు

అయితే ఈ స్థితిలో చూడవలసినదేమంటే పాత చట్టాలను మార్చడానికి ప్రజల సమస్యలను పరిష్కరించ డానికి మనము ఇక్కడకు వచ్చామనేది దృష్టిలో పెట్టుకోవాలి ఈ చట్టానికి ప్రతిపక్షం తరపున సైంటిఫిక్ పద్ధతి చూపించబడ లేదన్నారు గాని సైంటిఫిక్ పద్ధతి చూపించ బడింది ఇవాళ్ళ మన పొరుగు దేశం చైనాలో ఈ సమస్యను పరిష్కరింప బూనుకొన్నప్పుడు ఏ పద్ధతి అవలంభించాడు? అక్కడ ఆ పద్ధతి ఏ విధంగా అములు లోనికి వచ్చింది? ఏ విధంగా వ్యభిచార వృత్తి తొందరగా తగ్గిపోతోంది? అనునది స్పష్టంగా నిదర్శనాలద్వారా చూప బడింది గాని దానిని అర్థము చేసుకొనుటకు ప్రయత్నించ కుండా సైంటిఫిక్ పద్ధతి మాకు చూపించ లేదు—లేదా సైంటిఫిక్ పద్ధతిగా పరిష్కారము చేయుటకు పూనుకొన్నట్లయితే వెనుకటి చట్టాలు అడ్డుకొంటాయి—అందుచేత పాత పద్ధతులలో పోవాలనుకొనుట పొరపాటు ఒక సరియైన పద్ధతిలో దేశాన్ని అభ్యుదయ మార్గములో పెట్టే పద్ధతులలో చట్టాలను నిర్మింప బూనుకొనుట మంచిది కొంతమంది ఏమంటున్నారంటే, ఈ చట్టంలో పోలీసుకు ఎక్కువ బాధ్యత వప్పగించబడ లేదు—పోలీసు అంటే అదొక దృక్పథంలో చూస్తారే గాని పోలీసుకు అధికారము లేదు ౫వ సెక్షన్‌లో ఇట్లాఉంది ౧౫వ సెక్షన్‌లో ఇట్లాఉంది అన్నారు ౧౫వ సెక్షన్‌లో ఏముంది? మన హైదరాబాదు సంస్థానములోని క్రియిత్ఖానాల చట్టము నాధారము చేసుకొని ఈ చట్టానికి సంబంధించిన పేరుగ్రాఫులను సంస్కరిస్తారట సమాజములోని లోప భూయిష్టమైన ఆర్థిక

పరిస్థితులు కారణంగా తప్పనిసరి పరిస్థితులలో నేరము చేసిన ఎపిల్లలను బహిష్కరించ డానికి మనదగ్గర ఒక చట్టము ఉండి గాని జరుగుచున్నదేమిటి? లక్ష కొల నేరస్థులను సెంట్రల్ జైళ్ళలో పెట్టి మానసికంగా కృంగ తీస్తున్నారు వారికి చెడు పద్ధతులు ఈ రూపంలో బోధింప బడుతున్నవి ఆదేవిధంగా వీరిని కూడా బహిష్కరిస్తారట పిల్లవాళ్ళను బహిష్కరించె పద్ధతి ఏమిటి? వారు మంచి మార్గాన పడే పాఠాన్ని నేర్పు తున్నారా?—అని మనం పరిశీలించే పక్షం అటువంటిది ఏదీ జరుగక పోగా ఇంకా హీన స్థితికి దిగజారినారు—అనునది స్పష్టంగాలదు దీనికి కారణం పరిష్కారాధికారము పోలీసు చేతులలో పెట్టడమే ననేది తెలుసుకోవడం అవసరం అటువంటప్పుడు ఈ చట్టము ద్వారా నేరస్థులను బాగు పరుస్తామని చెప్పుకోవడం సరికాదు కాబట్టి దీనిని ప్రజా సమస్యగా తీసుకొని ప్రజాస్వామిక పద్ధతులలో పరిష్కరించ డానికి పూనుకొంటే బాగుంటుందని అట్లా చేయుటకు గౌరవ మంత్రిగారు ప్రయత్నిస్తారని ఆశిస్తున్నాను

. श्री शिवराम मुक्ताजी पानसवळ (माजलगाव) अध्यक्ष महाराज आता पर्यंत यच निर निराळ विचार मांडण्यात आले त्या मध्य या बिला बाबत प्रामुख्यान चार पाच विचार मांडण्यात आले आहेत पहिला मुद्दा असा की पोलिसला ज अधिकार देण्यास आले आहेत त्याचा पोलिसकडून दुरूपयोग होण्याचा संभव आहे दुसरा मुद्दा असा की ज्या स्त्रिया अनैतिक काम करताना सापड तील त्यानाच फक्त शिक्षा देण्यात यथील आणि पुरुषाना देण्यात यणार नाही तिसरी सूचना अनैतिक काम करताना सापडलेल्या स्त्रिया मध्य ज्या सुधारणा करावयाच्या आहेत त्या बाबतच्या योजना संबधी आहे चौथा मुद्दा असा आहे की अक बिनसरकारी कमिटी बनविण्यात यावी अशा या पाच गोष्टी आहेत पण मला असे वाटते की यामध्य ज्या काही सुधारणा अभिप्रत आहेत त्या फक्त काही मर्यादिपर्यंत बरोबर आहेत आणि त्या दृष्टीन कायद्यात काही सुधारणा करणे हि आवश्यक आहे

अशा प्रकारे पाहिले तर मला असे वाटते कीया बिलावर प्रामुख्यान जी चर्चा झाली ती पोलिस ला ज्यास्त अधिकार देण्यात आले आहेत या समजुतीनच झाली पोलिसच्या अधिकारावर नियत्रण ठवण आवश्यक आहे यातशका नाही, पण पोलिसला अधिकार वगळून चालणार नाही असे मला वाटते पोलिस कडून अत्याचार होऊ नय आणि त्यानी आपल्या अधिकाराचा दुरुपयोग करू नय म्हणून या बिलातील १७ व्या कलमात तरतूद केली आहे अशा प्रकारे पोलिस बाबत ज निरनिराळ आक्षेप घण्यात आले त्या करिता या बिलात ५ १५ आणि १७ ही कलमे घातली आहेत या कलमाचा विचार केला तर पोलिसकडून अत्याचार किंवा अधिकाराचा दुरुपयोग होणार नाही असे मला वाटते

दुसरा आक्षप घण्यात आला तो असा की गुन्हा करणा या फक्त स्त्रियानाच शिक्षा होते, आणि पुरुषाना शिक्षा देण्यात यत नाही पण मला वाटते हे म्हणण चुकीचे आहे यात खालील प्रमाणे स्पष्ट प्रोव्हिजन आहे

10 (*b*) "in or upon any premises with intent that she may have sexual intercourse with any man other than her

* Confirmation not received

lawful husband shall be punished with imprisonment which may extend to two years or with fine which may extend to one thousand rupees or with both

तसेच कलम १० वेदील त्या सबधीच आहे त्यांत असे म्हटले आहे की फक्त आमच्या आया बहिणीनाच शिक्षा व्हावी अुलट पक्षी त्यास सांगितले आहे की त्याचे योग्य ते सरक्षण व्हावे माझ्यामते वरील सब सूचनामध्ये अक सूचना ग्राह्य आहे ती म्हणजे बिनसरकारी समासदाची कमिटी वनविण्याविषयीची या गोष्टीची अत्यत जरूरी आहे माझी अिच्छा अशी आहे की या बिनसरकारी कमिटीमध्ये स्त्रियाचा भरणा ज्यास्त असावा आणि त्याना पोलिसवर सुपरव्हिजनचा (Supervision) अधिकार असावा अयह करण अत्यत आवश्यक आहे आता पयत चर्चिल्या गलेल्या मुद्यातील ज्य काही चागल्या गोष्टी आहेत त्याचा बिलात समावेश केला तर हे बिल अधिक अुपयुक्त होअील असे मला वाटते

شری بی ڈی دیسمکھ جو بل هاوس کے سامنے پیش ہوا ہے اس کے متعلق اپنے
خیالات هاوس کے سامنے رکھنے سے پہلے میں یہ کہونگا کہ هاوس میں کوئی ا ر ل م
ایسا نہیں جو اس بل کو ویلکم (Welcome) نہ کرے لیکن ہمیں جو ای
مطلب نظر ہے دیکھنا ہے کہ جس مقصد کے تحت یہ بل لایا جا رہا ہے وہ مقصد اس سے
پورا ہوسکتا ہے یا نہیں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جس برائی کو دور کرنے کے لیے یہ بل
لایا جارہا ہے اس بل سے حقیقتاً وہ برائی دور ہوگی بھی یا نہیں اس لحاظ سے میں یہ
کہونگا کہ اس بل میں جو منظور کرنے جا رہے ہیں حکومت یہ دیکھے کہ وہ واقعی طور پر بالکل صحیح ہے
بہت سے ممبر ی حضرات نے اس کو تسلیم کیا کہ محض قانون سازی سے سماج
کی برائی دور نہیں کی جا سکتی ہاں قانون کا ایک راستہ ہے ا ایسے وہ اختیار کیا
جا سکتا ہے لیکن جو اختلاف پیدا ہورہا ہے وہ اپروچ (Approach) کے
طریقے سے متعلق ہے ہمارے ملک میں قانون سازی کے موقع پر الگ طریقہ سے غور کیا
جاتا ہے جس ہیومنسٹک اور ہیومن اپروچ (Human Approach) کی جانب
آنریبل ممبر حضور نگر نے اشارہ کیا ہے وہ ایک صحیح راستہ ہے ہمیں اسے ضرور
اختیار کرنا چاہیے ہمارے ملک میں قانون بنانے کا جو طریقہ ہے ہمیں اس میں تبدیلی
کرنے کی ضرورت ہے ا ے هاوس کے سامنے ایک آنریبل ممبر نے ہیومنسٹک اپروچ کے
نام سے اس میں تبدیلی کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا ۔

دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس بل کی کسی بے معالعت
نہیں کی ہم سب اسے ویلکم کرتے ہیں لیکن میں یہ کہونگا کہ سکشن (٥) میں جو
اختیارات ہیں وہ بہت احتیاط اور ہراکت سے پولیس کو منتقل کردیے گئے ہیں اس پر
کنٹرول کرنے کا اختیار مجسٹریٹ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے اس سکشن میں یہ لکھا
ہے کہ مجسٹریٹ کی ہدایت سے ہی کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ
سکشن (٥) سب کلاز (٢) میں پورے اختیارات پولیس کو دیے گئے ہیں یہ سب انسپکٹر

کو یہ اختیار ہے کہ وہ بلا کسی وارنٹ کے کسی بھی گھر میں گھس سکتا ہے اور اسکے
لیے اسکو مجسٹریٹ سے وارنٹ کی ضرورت نہیں۔ یہ تصور کیا جارہا ہے کہ اس کا عمل
سکشن (۵) کی ہی روشنی میں ہوگا۔ مگر یہ ایک خطرناک اختیار ہے۔ یہ استعمال ہے کہ
سماج کی مستورات پر اسکو ایک بڑا دھبہ تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ
کہونگا کہ قانون کی جو اسپرٹ (Spirit) ہے وہ دفعہ (۵) کے اختیارات
کی وجہ سے ختم ہوجاتی ہے۔ آنریبل ہوم منسٹر اپنے جواب میں اسکی وضاحت کریں تو
مناسب ہے۔

دوسری جو چیز کی طرف ایک اور آنریبل ممبر نے بھی اشارہ کیا یہ ہے کہ کمسن
لڑکیوں کی اصلاح اور ان کے اعمال کے انسداد کے لیے انہیں ایک جگہ سے نکال کر دوسرے
وحشیانہ ماحول میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ میں یہ کہونگا کہ اصلاح اسی وقت ہی ہوسکتی
ہے جبکہ ایسی لڑکیوں کو کسی اچھی جگہ میں رکھا جائے نہ کہ ایسی جگہ جس طرح وحوانوں
کے مابین ہوتا ہے۔ اگر انہیں قانون کے تحت میں بند کرکے اصلاح کی کوشش کی
جائے تو اس طرح انکی اصلاح نہ ہوسکے گی۔ اس لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ سکشن (۱۲)
میں جیل کے قواعد اختیار کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے اس پر ہمیں اچھی طرح سے غور
کرنے کی ضرورت ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ جب تک اس کے لیے میں سوشیل اداروں
اور مستورات کی سوسائٹیوں کا تعاون حاصل نہ کیا جائے حقیقی اصلاح ناممکن ہے۔ ہم
دیکھتے ہیں کہ بہت سے تعزیری جرائم عمل میں آتے ہیں لیکن جب تک سماجی
طور پر انکی اصلاح نہ ہو انکا انسداد ناممکن ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب نے کہا کہ ہمارے
یہاں جو قوانین نافذ کیے جارہے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے آج بھی مدراس کلکتہ اور
دیگر مقامات پر کامیاب ثابت ہوچکے ہیں۔ یہ انکی ذاتی رائے ہے۔ لیکن میں یہ کہونگا
کہ یہ جرائم اب بھی ان صوبوں میں باقی ہیں۔ محض قواعد و قوانین بنانے سے
یہ برائیاں کبھی آسان دور نہیں ہوسکتیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی پھوڑے پر اوپر
سے دوا لگاکر مرہم پٹی کردی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے تھوڑا ظاہری
طور پر ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن جسم کی اندرونی اصلاح نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں
کہ ہمارے یہاں پرانی ٹریس (Prostitution) کی بات نہیں کی
گئی ہے۔ رنڈی بازی کے قواعد جب تک نافذ ہیں لاکھوں جاہل کم عمر مستورات یہ
پیشہ انجام دے سکتی ہیں۔ پھر ہم کیسے تصور کرسکتے ہیں کہ گورنمنٹ یہ برائی دور
کر رہی ہے؟ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس قانون سے تھوڑی بہت روک تھام ہو جائے
لیکن میں کہونگا کہ اس سے کیا ہوسکتا ہے؟ ہمیں سماجی طور پر اصلاح کرنے کی
جانب غور کرنا ہے۔

ان حالات کے ساتھ میں یہ عرض کرونگا کہ میں اور میری پارٹی اس بل کو ویلکم
کرتے ہیں مگر اس میں ایسی ترمیمات چاہتے ہیں کہ یہ بل حقیقی طور پر ثابت ہو۔

مسٹر اسپیکر: اب ڈسکشن ختم ہو رہا ہے۔ آنریبل ہوم منسٹر اپنے خیالات ظاہر فرمائیں

شری دگمبر راؤ بندو: میں ہاؤس کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا۔ صرف دو باتیں عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ تفصیلی جواب ظاہر ہے کہ آپ نے دیا ہی ہوگا

اس سلسلے میں جو بحث کی گئی اس کے سننے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبرس کو کچھ غلط فہمیاں ہوئی ہیں۔ اگر اس بل پر کافی غور کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں بہت سے اعتراضات پیدا ہی نہ ہوتے۔ ایک آنریبل ممبر نے جس چیز کی جانب بار بار اشارہ کیا اس کا جواب خود بل کے دفعہ ( ) میں موجود ہے کہ

Any person who detains any woman or girl against her will –

(a) in any house room or place in which the business of prostitution is carried on, or

(b) in or upon any premises with intent that she may have sexual intercourse with any man other than her lawful husband

یہ کافی واضح ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایسے کیسس جن میں کسی لڑکی یا عورت کو کسی مکان میں جبراً بند رکھا گیا ہو اور اس سے ناجائز استفادہ کیا جا رہا ہو ایسی صورت میں یہ دفعہ عائد ہو سکتا ہے۔ یہیں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس بل کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ پروسٹی ٹیوشن (Prostitution) کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔

میں اس بات کو مانتا ہوں کہ سماج میں بہت سی برائیاں ہیں جن کو اخلاقی طور پر سماج ہی کے ذریعہ ہی سے دور کیا جا سکتا ہے۔ وہ صرف قانون کے ذریعہ ختم نہیں کئے جا سکتے۔ جو فعل دراصل ایسا ہو جو جرم کی تعریف میں آتا ہو اس کو وہاں ڈیل (Deal) کرنا پڑتا ہے۔ اس بل کا مقصد صرف اتنا ہے کہ جو جرائم دراصل جرم کی تعریف میں آتے ہیں لیکن قانون نہ ہونے کی وجہ سے زد میں نہیں آتے ان کے لیے قانون بنایا جائے اور سزائیں مقرر کی جائیں۔ اس قسم کی کسی ایسی لڑکی کے لیے جو کم سن یعنی ۱۸ سال سے کم عمر کی ہو بالکل الگ دفعات رکھے گئے ہیں جن کا اختیار مجسٹریٹ کو دیا گیا ہے۔ اسی طرح براتھل (Brothel) کو ایسا باقاعدہ طور پر چلانا یا مدد دیتے ہوئے کسی مکان کو براتھل کے لیے کرایہ پر دینا جرم قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ دفعات ایسے ہیں کہ جن میں جرم کی مدد دینے والے کے لیے سزا تجویز کی گئی ہے۔ مجسٹریٹ کو اگر اعتبار ہوگا تو وہ ذمہ داری مالک کے بغیر شک ہونے پر گرفتار کرنے کا حکم دے گا کہ کرائم (Crime) جب سرزد ہو جاتا ہے تو کریمنل پروسیجر کوڈ (Criminal Procedure Code)

کا طریقہ جاتا ہے اور اس کو گرفتار کرنے کا اختیار اس کو ہے یہ ہو سکتا ہے کہ
جو پولیس ہے وہ کرپٹ (Corrupt) ہو میں سمجھتی ہوں کہ یہ
انفرادی مسئلہ ہے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عہدہ دار پولیس اچھا ہو اور دوسرا اچھا نہ
ہو ایک بالکل انفرادی چیز کا مسئلہ ہے جس سے قانون پر کوئی اثر نہیں پڑ
بہرحال ۱۸ سال سے کم عمر لڑکی کی بہتری کے لئے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اس کو
برانتھل ہاؤس سے نکال کرنے کے بعد اس کو جیل میں رکھا جائے یا پولیس کے اس
رکھا جائے یا ویجی لنس ہوم (Vigilance Home) میں رکھا جائے جس کی
تعریف اس طرح کی گئی ہے

Vigilance Home means a collective institution established or recognised by the Government in which women are detained in pursuance of this Act and given such training and instruction and subjected to such disciplinary and moral influences as will conduce to their reformation and the prevention of offences under this Act

ان تمام باتوں کے کہنے کی ضرورت اس وجہ سے لاحق ہوئی کہ بہت سی لڑکیاں
اور عورتیں جو برانتھل سے نکالی گئی ہیں ان کو سماج اچھی نظر سے نہیں دیکھتا اور نہ
انہیں کسی مکان میں جگہ دیتا ہے انہیں پھر کہاں رکھا جانا چاہئے ان کے متعلق
کیا طریقہ عمل اختیار کرنا چاہئے یہیں ویجی لنس ہوم میں ہی رکھا جانا چاہئے
یہ ہیں وہ اغراض و مقاصد جس کی وجہ سے بل لایا جا رہا ہے میں سمجھتی ہوں کہ
جب یہ بل سلیکٹ کمیٹی میں ترمیم لانا چاہتے ہیں لیکن جب وہ ترمیم لانے کی غرض
سے بل کی اسٹڈی کریں گے اس ترمیم کرنے کا انہیں کافی موقع ملے گا اور وہ خیال
کریں گے کہ یہ بل کافی غور و خوض کے بعد ہی لایا گیا ہے

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) مسٹر اسپیکر سر اس موقع پر میں عرض
کرنا چاہتی ہوں کہ ۶ سال ہوئے ویمن اسوسی ایشن کی طرف سے ہم نے ایک ویجی لنس
کمیٹی قائم کی تھی اور اس کے بعد ایک ویجی لنس ہوم بھی کھولا گیا تھا لیکن ویجی لنس
(Vigilance) کے نام پر اعتراضات کئے گئے اور اس نام کے بجائے پروٹکشن
ہوم (Protection Home) کا نام دیا ہوا رکھا گیا ہے یہ نام
یعنی پروٹکشن ہوم دیا جائے میں نہ سمجھتی ہوں کہ اس بل میں اسے بدلنے کی
ضرورت ہی نہ تھی لیکن اس پر

مسٹر اسپیکر منسٹر صاحبہ نے جواب دیا ہے اس لئے اس پر اب بحث نہیں ہوسکتی

Mr Speaker The Question is

That L A Bill No XXX, a Bill for the suppression of brothels and immoral traffic, be read a first time

The Motion was adopted

مسٹر اسپیکر س بل کے سےمیں مں ں کوئی امندمنٹ میں آئے ھیں یں
ہ در یافت کر ا ہ ہتا ھوں کہ کا کوئی آ ر بل ممبرس اسٹیمنٹ پیش کرنا چاھتے ھیں ؟
کہ کہ میرے پاس اب تک کوئی سدمنٹ نہیں یا ہے لیکن جیسے ہ ظاھر ھوتا ہے
نہ کچھ ممبر ہیں ھونے والے ھیں اس کے لیے کل ۱۲ بجے تک موقع دیا
جا سکا

سری جی ھمنت راؤ ۔ ن تک ہ ع ا ہ ہے تو بنا سب ہے

مسٹر اسپیکر اگر رسوں تک ع دیا جائے و کل ھاوس کے ی کام میں رھیگا

سری جی ھمنت راؤ کل دوپہر بلس لیے جا سکتے ھیں

مسٹر اسپیکر کل مہ ے پاس ھیں انکی ہ ب ریڈنگ (First Reading)
ھوجائے تا کہ ہ ب ریڈنگ کےوقت بل کی وضاحت ھ جائے او تمام ا بل ہ ممبرس
اس پیر و ہد ھو کیں اس لیے کل اس سہ د ادوں کی سکنڈ ریڈنگ ہن ھوگی
آ بل ممبرس جو امنڈ ٹ دینا چاھتے ھیں وہ جلد د یدیں تا کہ انکو ناسب کر کے
دوسرے دن بل ممبرس کو دیا جا سکے

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock [illegible] the 25th November 1952
